WATTAN
The Urdu Daily

روزنامہ
وطن
بڈگام

جمعرات
06 نومبر 2025
THURSDAY
06 NOVEMBER - 2025

صفحہ 08
لیونل میسی عظیم کھلاڑی ہے، مگر میں خود کو کم نہیں سمجھتا: رونالڈو

صفحہ 08
آسٹریلیا کے خلاف ہندوستان برتری کے لئے پُرعزم

The Urdu Daily WATTAN Budgam | RNI No. JKURD/2011/37141 | جلد: 15 | شمارہ نمبر: 260 | صفحات: 08 | قیمت: 02 روپے

لیفٹننٹ گورنر کا سرینگر میں وشوگرام کے بین الاقوامی سمپوزیم میں کلیدی خطبہ

جموں کشمیر کے لوگ امن کے دل کی دھڑکن

جموں کشمیر پرامن، ترقی پسند اور خوشحال بنانے کیلئے گزشتہ 5 سالوں میں بڑی قربانیاں دی گئی/منوج سنہا

سرینگر/05 نومبر/سی این آئی/جموں کشمیر کے عوام کو امن کے دل کی دھڑکن قرار دیتے ہوئے لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا نے کہا کہ پرامن، ترقی پسند اور خوشحال بنانے کے لیے گزشتہ 5 سالوں میں بڑی قربانیاں دی گئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ہم نے لوگوں کے اصولوں پر عمل کیا ہے، سماجی انصاف اور مساوات، جس نے لوگوں کی زندگیوں اور قوم کے اس تاج دونوں کو بدل دیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا نے دو روزہ بین الاقوامی سمپوزیم میں ''جموں و کشمیر یونین ٹیریٹری میں امن،

لوگ اور امکانات'' پر کلیدی خطاب کیا۔ سمپوزیم کا اہتمام وشوگرام نے کیا ہے، جو ایک غیر منافع بخش تنظیم ہے جو پورے ہندوستان میں تعلیم، ہمدردی، فن اور خدمت کو فروغ دینے کے لیے وقف ہے۔ اس موقعہ پر اپنے خطاب میں لیفٹنٹ گورنر نے ابھرتے ہوئے جموں کشمیر کے ایک/102

کبھی بھی کشمیر کو غیر محفوظ محسوس نہیں، کشمیریت انسانیت کا دوسرا نام/راج ببر

سرینگر/05 نومبر/سی این آئی/کبھی بھی کشمیر کو غیر محفوظ محسوس نہیں کا دعویٰ کرتے ہوئے اداکاری سے سیاست میں قدم رکھنے والے راج ببر نے کہا کہ سیاحوں اور فلم سازوں پر زور دیا کہ وہ کشمیر کی خوبصورت جگہ کو دیکھیں جسے انہوں نے محبت، امن اور گرم جوشی کی سرزمین قرار دیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق تجربہ کار بالی ووڈ اداکار اور سیاست دان راج ببر نے کہا کہ انہوں نے کبھی بھی کشمیر کو غیر محفوظ محسوس نہیں کیا، اپنے فلمی کیریئر کی تشکیل کا سہرا وادی کو دیتے ہوئے، اور سیاحوں اور فلم سازوں پر زور دیا کہ وہ اس جگہ کو دیکھیں جسے انہوں/101

خطہ پیر پنچال کے آرپار بالائی مقامات پر دوران شب ہلکی برف باری، میدانی علاقوں میں ہلکی بارش

سری نگر،۵، نومبر،جے کے این ایس،موسمیاتی ماہرین کی پیش گوئی کے عین مطابق منگل کی شام سے بدھ کی صبح تک گلمرگ، پہلگام، سونہ مرگ، رازدان ٹاپ، سنتھن ٹاپ اور پیر کی گلی سمیت متعدد سیاحتی مقامات اور بالائی علاقوں میں ہلکی سے درمیانی درجے کی برف باری ہوئی جبکہ اس دوران سری نگر سمیت وسطی کشمیر اور شمالی کشمیر میں وقفے وقفے سے ہلکی بارش ہوتی رہی، تاہم بدھ کی صبح سے کشمیر وادی، خطہ پیر پنچال اور وادی چناب میں موسم خشک رہا۔ تازہ برف کی چادر بچھ جانے سے گلمرگ سرزمین عجائب میں تبدیل/103

ریاست کی بحالی کیلئے اچھی ساخت اور پائیدار میکانزم کی ضرورت

کشمیر ہندوستان کا تاج، علم و دانش کا لازوال مرکز

وادی کشمیر روشن خیالی کی قدیم جستجو کی علامت: گورنر بہار عارف محمد خان

سری نگر،۵، نومبر،جے کے این ایس،اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ جموں و کشمیر میں ریاست کی بحالی ایک مستحکم اور پرامن عمل کے ذریعے ہونی چاہیے جو طویل مدتی معمولات کو یقینی بناتی ہے، بہار کے گورنر عارف محمد خان نے بدھ کے روز کہا کہ اس خطے نے برسوں کی مشکلات اور جذباتی درد کو برداشت کیا ہے۔ عارف محمد خان نے کشمیر کو ہندوستان کا تاج اور علم و دانش کا لازوال مرکز قرار دیا۔ جے

کے این ایس کے مطابق اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ جموں و کشمیر میں ریاست کی بحالی ایک مستحکم اور پرامن عمل کے ذریعے ہونی چاہیے جو طویل مدتی معمولات کو یقینی بناتی ہے، بہار کے گورنر عارف محمد خان نے بدھ کے روز کہا کہ اس خطے نے برسوں کی مشکلات اور جذباتی درد کو برداشت کیا ہے۔ سری نگر میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے عارف محمد خان نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور ہندوستان کے عوام جموں و کشمیر کو دوبارہ ریاست کا درجہ حاصل کرنے کی اجتماعی اُمید رکھتے ہیں، لیکن اس طرح کی منتقلی کیلئے ایک اچھی ساخت/104

پونچھ میں موسمی قہر سامانیاں آسمانی بجلی گر جانے سے 40 بھیڑ بکریاں لقمہ اجل

سرینگر/05 نومبر/سی این آئی/جموں کے پونچھ مضافات میں موسمی قہر سامانیوں کے بیچ آسمانی بجلی گر آنے کے نتیجے میں 40 کے قریب بھیڑ بکریاں لقمہ اجل بن گئیں۔ سی این آئی کو نمائندے نے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ پونچھ کے سولیاں گاؤں کے قریب سنگر ڈھوک میں ایک انتہائی افسوسناک واقعہ میں ایک چرواہے کو کافی نقصان اٹھانا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ موسمی خرابی کے باعث آسمانی بجلی گر آنے کے نتیجے میں تقریباً 40 بھیڑیں اور بکریاں ہلاک ہو گئیں۔ نمائندے نے/105

موسم سرما شروع ہونے کے ساتھ ہی سرحدوں پر دراندازی کی کوششیں بڑھنے کا امکان

ہر سال کی طرح اس بار بھی کسی بھی کوشش کو ناکام بنانے کیلئے تیار اور چوکس

آپریشن سندور کے دوران دیگر فورسز کے ساتھ کندھا ملا کر کام کیا گیا/ڈی جی بی ایس ایف

سرینگر/05 نومبر/سی این آئی/موسم سرما شروع ہونے کے ساتھ ہی سرحدوں پر دراندازی کی کوششیں بڑھنے کا امکان ہونے کے ساتھ ہی دراندازوں کو اس پار دھکیلنے کی کوششیں کی جائے گی کی بات کرتے ہوئے ڈائریکٹر جنرل بی ایس ایف نے کہا کہ اس طرح کی کوششوں کو ناکام بنانے کیلئے سرحدوں پر سیکورٹی فورسز الرٹ ہے۔ سی این آئی کے مطابق حیدر آباد میں ایک تقریب کے حاشیہ پر

میڈیا سے بات کرتے ہوئے بی ایس ایف کے ڈائریکٹر جنرل دلجیت سنگھ چودھری نے کہا کہ موسم سرما کے شروع ہونے اور بھاری برف باری کے ساتھ ہی سرحد پار سے دراندازوں کو جموں کشمیر میں دھکیلنے کی کوششیں ہوتی رہتی ہیں، لیکن سیکورٹی فورسز چوکس ہیں اور دراندازی کی کسی بھی کوشش کو ناکام بنا دیں گے۔ انہوں نے کہا ''یہ کوششیں ہر سال ہوتی ہیں اور برفباری کے ساتھ ہی پاکستان زیادہ سے زیادہ دہشت گردوں کو دھکیلنے کی کوشش کرتا ہے لیکن، ہم چوکس ہیں''۔ انہوں نے کہا ''موسم سرما میں ہر سال ایسی کوششیں ہوتی ہے لیکن ہم نے ہر بار پاکستان کے اداروں اور منصوبوں کو ناکام بنایا۔ انہوں نے مزید کہا ''ہم نے آپریشن سندور جیسی کارروائیوں میں دیکھا ہے جہاں پولیس نے مسلح افواج اور مرکزی مسلح پولیس فورسز کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کام کیا ہے''۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت کے محافظوں کے طور پر، آپ کو لڑنے کی ہمت، شفا دینے کی/106

چھترو کشتواڑ جنگلات میں سیکورٹی فورسز اور دہشت گردوں کے مابین مسلح تصادم آرائی

ابتدائی فائرنگ میں فوجی اہلکار زخمی

جنگلات میں وسیع پیمانے پر آپریشن جاری

سرینگر/05 نومبر/سی این آئی/کشتواڑ کے جنگلات میں دہشت گردوں اور سیکورٹی فورسز کے درمیان جاری مسلح تصادم آرائی میں ایک فوجی اہلکار زخمی ہو گیا ہے۔ ادھر پونچھ کے مضافات میں مشکوک نقل و حرکت کی اطلاعات ملنے کے بعد تلاشی آپریشن شروع کر دیا گیا

ہے۔ سی این آئی کے مطابق کشتواڑ ضلع کے چترو کالابن کے جنگلاتی/107

حکومت کا کہنا کہ اسکے پاس اختیارات نہیں، شرم کی بات ہے

یونین ٹریٹری میں لیفٹننٹ گورنر ہی سربراہ

ریاستی درجہ کام کرنے والوں کیلئے رکاوٹ نہیں ہوتا: الطاف بخاری

سری نگر،۵، نومبر،جے کے این ایس،سابق وزیر و اپنی پارٹی کے صدر سید الطاف بخاری نے بدھ کے روز کہا کہ اگر کوئی حکومت کہے کہ اس کے پاس اختیارات نہیں ہیں تو یہ شرمناک ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق اپنی پارٹی کے صدر الطاف بخاری نے بدھ کے روز کہا کہ ان کی پارٹی پہلی بار بڈگام/108

جاوید رانا نے راجوری میں ترقیاتی کاموں

اور واٹر سپلائی سکیموں کی پیش رفت کا جائزہ لیا

راجوری،،انفو،،وزیر برائے جل شکتی، جنگلات و ماحولیات اور قبائلی امور جاوید احمد رانا نے راجوری میں ایک جامع جائزہ میٹنگ کی صدارت کی تاکہ ضلع میں جاری ترقیاتی کاموں اور واٹر سپلائی سکیموں کی صورتحال کا جائزہ لیا جا سکے۔ دوران میٹنگ وزیر موصوف نے جل جیون مشن (جے جے ایم)، کیپکس بجٹ اور نبارڈ فنڈنگ کے تحت عمل میں لائی جارہی واٹر سپلائی سکیموں میں تیزی لانے پر خصوصی زور دیا۔ اُنہوں نے ضلع کی متعلقہ حکام کو ہدایت دی کہ ان منصوبوں کو بروقت مکمل کیا جائے تاکہ ہر گھر کو ''ہر گھر جل'' اقدام کے تحت فعال نل کنکشن فراہم کیے جاسکیں۔ وزیر جاوید رانا نے تمام ترقیاتی کاموں کی رفتار کو تیز کرنے کی اہمیت پر زور دیا تاکہ اخراجات کی افادیت میں بہتری لائی جا سکے اور فنڈز کی کمی کو روکا جاسکے۔ اُنہوں نے افسران پر زور دیا کہ وہ مقررہ وقت میں زمینی سطح پر ٹھوس پیش رفت کو یقینی بنانے کے لئے فعال اور مربوط حکمت عملی اپنائیں۔ وزیر موصوف نے غیر قانونی ملبہ پھینکنے کے خلاف/109

شہر خاص کی فتح کدل بستی میں دوران شب ہولناک آگ کم از کم 3 رہائشی مکانات خاکستر

سری نگر،۵، نومبر،جے کے این ایس،شہر خاص میں آگ کی ایک اور شبانہ واردات میں کم از کم 3 رہائشی مکانات خاکستر ہوگئے جبکہ آگ بجھانے کی کارروائی کے دوران ایک فائر مین زخمی ہوگیا۔ جے کے این ایس کے مطابق حکام نے تصدیق کی شہر خاص کے اولڈ فتح کدل علاقے میں آدھی رات کو آگ لگنے سے 3 رہائشی مکانات کو نقصان پہنچا اور ایک فائر فائٹر زخمی ہوا۔ ایک اہلکار نے بتایا کہ فائر اینڈ ایمرجنسی سروسز/110

وزیر اعلیٰ کے بیان پر قائد حزب اختلاف نے پلٹ وار کیا

عبداللہ خاندان کو ہی نیشنل کانفرنس کی صدارت

اور وزارت اعلیٰ کی کرسی ملنی چاہیے/سنیل شرما

سرینگر،، 05 نومبر،، اے پی آئی،،وزیر اعلیٰ کی جانب سے بھارتیہ جنتا پارٹی کے خاندانی راج کے سلسلے میں دوہرا معیار اپنانے کے دیئے گئے بیان پر پلٹ وار کرتے ہوئے قائد حزب اختلاف نے کہا کہ وزیر اعلیٰ خاندانی راج کے پیداوار ہیں، بھارتیہ جنتا پارٹی خاندانی راج میں یقین نہیں رکھتے۔ کسی کی بیوی، بیٹی، بھائی، بہن الیکشن میں شرکت کرے تو اُسے خاندانی راج قرار نہیں دیا جاسکتا۔ وزیر اعلیٰ یہ تو بتادیں کہ آپ نیشنل کانفرنس کی تیسری پشت ہیں جو اس پارٹی کے صدر

ہیں کیا کسی اور کے لئے جگہ نہیں۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے دربار مو کے موقعہ پر ذرائع ابلاغ کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے کہا تھا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی خاندانی راج کے سلسلے میں دوہرا معیار اپنا رہی ہے۔ ان کے جو لوگ خاندانی روایات کو برقرار رکھتے ہیں ان کے بارے میں وہ چپ سادھ لیتے ہیں اور دوسروں کو تنقید کا نشانہ بنانے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ کے اس بیان پر پلٹ وار کرتے ہوئے قائد حزب اختلاف سنیل شرما نے کہا کہ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ خاندانی راج کی پیداوار ہیں، انہوں نے نیشنل کانفرنس میں اس وقت قدم رکھا جب یہ پارٹی اقتدار میں تھی۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس کی بنیاد مرحوم شیخ محمد عبداللہ نے/111

جموں و کشمیر میں ماڈرن ایجوکیشن کا خواب ہنوز تشنہ طلب

50 فیصد سرکاری اسکول کمپیوٹر لیب، انٹرنیٹ اور دیگر سہولیات سے محروم

سرینگر،، 05 نومبر،، اے پی آئی،،دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہم اب بھی جموں و کشمیر میں ماڈرن ایجوکیشن کا خواب دیکھ رہے ہیں جو شرمندہ تعبیر ہونے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق پچاس فیصد سرکاری اسکول انٹرنیٹ اور کمپیوٹر لیب سے اب بھی محروم اور دعویٰ کیا جارہا ہے کہ تعلیم کے معیار کو اونچائیوں پر لے جانے نئی تعلیمی پالیسی کو اپنانے کے لئے ہر ممکن اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔ ہماچل پردیش اور جموں و کشمیر کے بعد ایسی دوسری ریاست ہے جس سے پسماندہ کہا جاتا ہے تاہم سرکاری اسکولوں میں زیر تعلیم طلاب کو دو فیصد انٹرنیٹ کمپیوٹر لیب دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ بنیادی سہولیات کی کوئی کمی نہیں۔ جموں و کشمیر میں تعلیم کو فروغ دینے کے لئے رقومات کی کمی نہیں ہے مگر افسوس اس بات کا ہے کہ افسران رقومات خرچ کرنے کے لئے اپنی خدمات انجام دینے میں سنجیدہ نہیں۔ اے پی آئی نیوز ڈیسک کے مطابق پچھلے پانچ برسوں کے دوران جموں و کشمیر انتظامیہ نے 72 بار اس بات کا انکشاف کیا کہ سرکاری اسکولوں میں تعلیم کے معیار کو اونچائیوں پر لے جانے کے لئے سرکار اور محکمہ تعلیم انتہائی سنجیدہ ہے۔ نئی حکومت کا وجود عمل میں آنے کے بعد تعلیم کو نئے طرز پر لے جانے کے لئے بجٹ میں 2.7% کا اضافہ کیا گیا۔ امیدیں بڑھ گئی کہ عمر عبداللہ کی سربراہی والی سرکار کو زمینی صورتحال کا پوری طرح سے علم ہو چکا ہے اور وہ تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑتی ہے تاہم حکومت کی ایک سالہ کارکردگی کا اس وقت کچا چٹھا ہرا آ گیا جب اسمبلی میں سوال پوچھا گیا کہ تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے سرکاری اسکولوں کو انٹرنیٹ اور کمپیوٹر لیب سے جوڑنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے اور کتنے اسکولوں کو بنیادی سہولیات فراہم کی گئی۔ اسمبلی میں پوچھے گئے سوال کا گول مول جواب دینا تقریباً ناممکن ہے۔ محکمہ تعلیم کی جانب سے جو جواب دے دیا گیا اس کے مطابق جموں و کشمیر میں 18724 سرکاری اسکول ہیں اور ان اسکولوں میں 43.1% کو کمپیوٹر لیب او 49.1% کو انٹرنیٹ سہولیات سے جھوڑ دیا گیا۔ سرکار کی جانب سے جو اعداد و شمار سامنے رکھے گئے ان کے مطابق پچاس فیصد سے زیادہ سرکاری اسکول انٹرنیٹ اور کمپیوٹر لیب سے اب بھی محروم ہیں۔ سرکار کے اس جواب سے یہ بھی جانکاری ملتی ہے کہ ڈائریکٹر چیف ایجوکیشن افسر زونل ایجوکیشنل افسران قصبوں اور چند دیہی علاقوں جہاں تک انہیں سڑک سہولیات دستیاب ہے، کبھی کبھار اسکولوں کا معائنہ کرتے ہیں۔ ڈائریکٹر کمشنر سیکریٹری یا دوسرے عہدہ داران کبھی بھی اپنے دفتروں میں چھوڑ کر ان دور دراز علاقوں کے اسکولوں کا جائزہ لینے کی زحمت گوارہ نہیں کرتے ہیں جہاں سو طلاب اور ایک استاد اور یہ بھی اطلاعات مل رہے ہیں کہ ایسے بھی سرکاری اسکول ہیں جہاں سات طلاب اور گیارہ اساتذہ تعینات کئے گے ہیں۔ محکمہ تعلیم نے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ ہر سال دو ہزار کے قریب لیکچراروں کو/112

The Urdu Daily WATTAN

وطن سرینگر

’مصنوعی ذہانت ہماری زندگیوں میں مثبت کردار بھی ادا کرسکتی ہے

کے واٹسن

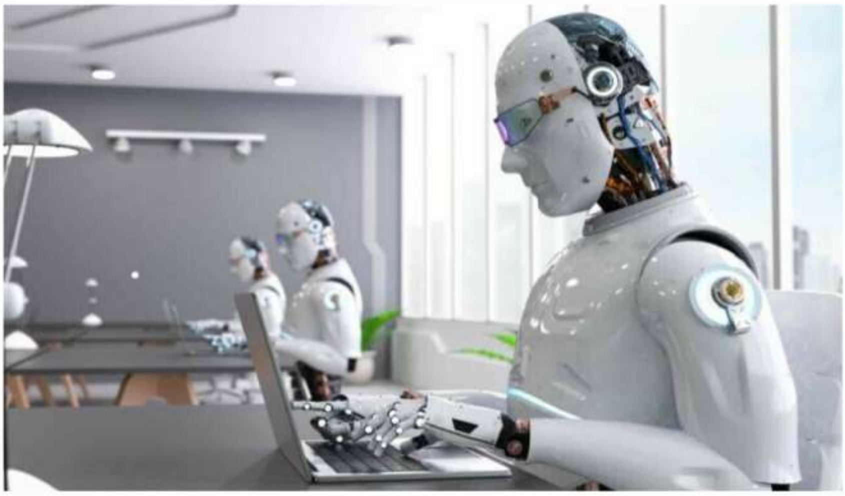

اگر مصنوعی ذہانت کے پاس ضمیر یا احساسات ہوتے تو اب تک ہم اپنے عجیب سوالات اور گرامر کی غلطیوں سے اسے ناراض کر چکے ہوتے۔ تصور کیجیے کہ آپ ایک انتہائی عقلمند شے سے مدد طلب کریں اور وہ آپ کو طنزیہ انداز میں جواب دے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں اتنی طاقتور ٹیکنالوجی کا دانشمندانہ استعمال کرنا چاہیے۔

تو آیئے ایک ایسے موضوع پر روشنی ڈالتے ہیں جس کی گونج آج ہمیں ہر جگہ سنائی دے رہی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کیا ہم انسانی تخلیقات اور مشین لرنگ کی صلاحیتوں کے درمیان ہم آہنگی کا کوئی نقطہ تلاش کر سکتے ہیں؟

ایک ایسی دنیا کا تصور کیجیے جہاں تخلیقی صلاحیتوں اور ٹیکنالوجی کا ملاپ ہو سکے۔ آج کی دنیا میں ہر چیز ممکن ہے اور تخلیقی دنیا خصوصاً اشتہارات کی دنیا کو مصنوعی ذہانت نے ہلا کر رکھ دیا ہے۔ اسٹوری بورڈنگ سے لیکر اسکرپٹ رائٹنگ تک، تخلیقی ماہرین کے لیے مصنوعی ذہانت ایک اہم آلہ بن چکی ہے۔ لیکن اس سب پر بات کرنے سے پہلے، میں اس دور کی تعریف ضرور کرنا چاہوں گا جس میں آج ہم سب رہ رہے ہیں۔ یہ کیا شاندار دور ہے! ہم میں سے وہ لوگ جن کی پیدائش **1980**ء اور **1990**ء کی دہائی کی ہے، ان لوگوں نے ٹیکنالوجی دنیا میں شاندار ارتقا دیکھا ہے۔ یہ انسانی تاریخ میں ٹیکنالوجی کا سب سے بڑا انقلاب ہے جو مختلف شعبوں میں ہمارے رویوں، روایات اور عادات کو تشکیل دیتا ہے۔

تخلیقی ماہرین کے لیے مصنوعی ذہانت ایک اہم آلہ بن چکی ہے

لیکن ظاہر ہے طاقت کے ساتھ ساتھ بڑی ذمہ داریاں بھی آتی ہیں۔ اس لیے یہ ہمارے اختیار میں ہوتا ہے کہ ہم صحیح اور غلط کے درمیان کس طرح فرق کریں۔ کیا آپ کو وہ وقت یاد ہے جب اسمارٹ فونز ہماری زندگیوں میں شامل ہوئے تھے؟ کوئی یہ اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ لوگوں کی روزمرہ زندگیوں میں اس کا استعمال اس حد تک بڑھ جائے گا اور یہ کہ اس کے کیا اثرات ہوں گے۔ اب گوگل میپس جیسے دیگر سیٹلائٹ نقشوں کا بھی ہماری زندگیوں میں عمل دخل کتنا بڑھ چکا ہے۔ یوں گمان ہوتا ہے جیسے ہم نے رہنمائی کا کام بھی اب ٹیکنالوجی پر چھوڑ دیا ہے۔

ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ یہ انقلاب انسانوں کے خلاف نہیں ہے بلکہ مصنوعی ذہانت ہماری زندگیوں میں مثبت کردار بھی ادا کرسکتی ہے۔ مثال کے طور پر تصور کریں کہ آپ کے پاس کام کرنے کے لیے آئرن مین کے جاروس جیسا کوئی پروگرام ہے۔ آپ ٹونی اسٹارک کی طرح خود کو بااختیار تصور کرنے لگیں گے کیونکہ جاروس آپ کے خیالات کو فوری طور پر حقیقت کا روپ دے رہا ہوگا۔ آپ مصنوعی ذہانت کو کمانڈ دیتے ہوئے اس کی تمام صلاحیتوں کو استعمال کرنے کے لیے اپنی پوری توانائی اور تخیل کو استعمال کریں گے۔ نظری طور پر آپ کے شعبے میں جو کچھ بھی ممکن ہوگا آپ اس کا استعمال کرنا چاہیں گے۔ تو ہم تخلیقی شعبوں جیسے اسکرپٹ رائٹنگ، آئیڈیئیشن اور اسٹوری بورڈنگ میں مصنوعی ذہانت کے استعمال پر ایسا محسوس کیوں نہیں کرتے؟

اب بات کرتے ہیں اشتہارات کی اور یہ کہ کیسے مصنوعی ذہانت نے اس شعبے میں انسانی صلاحیتوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ آپ مصنوعی ذہانت کو ایک جاندار اور کبھی نہ تھکنے والا رفیقِ کار سمجھیے جو کہ اپنے شاندار خیالات اور تخیلات کا سہرا اپنے سر کبھی نہیں لیتا۔ جب آپ نے اپنے اسٹوری بورڈ آرٹسٹ سے بات چیت کرنی ہو تو وہی گفتگو آپ مصنوعی ذہانت سے بھی کیجیے۔ اس میں بھی اسٹوری بورڈ آرٹسٹ بننے کی صلاحیت ہے جو بہت تیزی سے کام کرتا ہے۔

آپ جب تک اس کے تخلیق کردہ مواد سے مطمئن نہیں ہوتے تب تک یہ آپ کے لیے کام کرتا رہے گا۔ لیکن پھر یہاں ایک اہم نکتہ اٹھتا ہے اور وہ ہے ایک توازن پیدا کرنا۔ جیسے ہم نے ماضی میں انسانی مہارت کو بھلا کر مشینوں پر انحصار کرنا شروع کیا، کوشش کرنی چاہیے کہ دیگر طاقتور ٹیکنالوجیز کے ساتھ اب ہم اپنی پرانی غلطیاں نہ دہرائیں۔

ہم مصنوعی ذہانت سے متاثر ضرور ہو سکتے ہیں لیکن انسانوں کو اس میں خود بھی حصہ لینا چاہیے کیونکہ اشتہارات کی دنیا میں صارفین ہماری تخلیقی صلاحیتوں کے لیے رقم ادا کرتے ہیں۔ دوسری صورت میں ایک ایسا مستقبل ہمارا منتظر ہوگا جہاں السٹریٹرز اور آرٹسٹ نہیں ہوں گے جو کہ انسانیت کا بڑا نقصان ہوگا۔

خوش قسمتی سے ایسی قومیں ہیں جو اس توازن کو قائم کرنے کے لیے دانش مندانہ اقدامات اٹھا رہی ہیں۔ ایک طرف جہاں دنیا کے کچھ ممالک میں آڈیو اور ویژول مواد نے ہمیں کتابیں پڑھنے سے دور کر دیا ہے وہاں مغرب کے کچھ ممالک ایسے بھی ہیں جہاں کتاب پڑھنے کی روایت کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ کئی کتابوں کے لاکھوں نسخے تو کتاب کے مارکیٹ میں آتے ہی فروخت ہو جاتے ہیں۔

ہم مصنوعی ذہانت سے متاثر ضرور ہو سکتے ہیں لیکن انسانوں کو اس میں اپنا حصہ بھی ڈالنا چاہیے

خیالات کی تخلیق اور اسکرپٹ رائٹنگ ایسے شعبہ جات ہیں جہاں ہم نے بڑے پیمانے پر مصنوعی ذہانت کو مددگار پایا ہے۔ مصنوعی ذہانت کے استعمال سے اسکرپٹ رائٹرز نئے خیالات تخلیق کر سکتے ہیں اور اپنی تحریری صلاحیتوں کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ لینگویج ایلگورتھمز کے استعمال سے اپنی اسکرپٹ، رفتار اور لکھنے کے طریقے کار پر تجزیہ لینے کے لیے آپ مصنوعی ذہانت کو اپنا رفیقِ کار سمجھیں۔

یہ یاد رکھیں کہ آپ ایگزیکٹو رائٹر ہیں اور تخلیق کردہ مواد کے آپ براہِ راست ذمہ دار ہیں۔ مصنوعی ذہانت صرف بہتر اور تیزی سے وسائل مہیا کرنے میں آپ کی مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ جب آپ مصنوعی ذہانت کے ساتھ رفیقِ کار والا رویہ اپناتے ہیں تو یہ آپ کے لیے چند منٹوں میں لاتعداد کام سرانجام دیتی ہے۔ یہ آپ کی کہانی کے لیے ایک بہترین نقطہ پیش کرتا ہے جس کی مدد سے آپ اسے مختلف زاویوں سے دیکھ سکتے ہیں اور اسے مؤثر طریقے سے بروئے کار لا سکتے ہیں۔

انٹرنیٹ پر متعدد مماثل موضوعات پر موجود مواد کا تجزیہ کر کے یہ کرداروں کی تشکیل میں بھی معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ یہ رائٹرز بلاک (اگر یہ واقعی موجود ہے) کو قابو میں رکھنے میں مدد کر سکتا ہے اور خیالات کی تشکیل کے لیے ایک بہترین اور غیر جاندار ساتھی بن سکتا ہے۔ مزید برآں کہانیوں کی مخصوص صنف یا فلموں کی ڈائریکشن کے طرز میں بھی مصنوعی ذہانت مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔

اب مصنوعی ذہانت کی دلچسپ دنیا کو مزید تفصیل سے دیکھتے ہیں جس میں ڈیٹا کا تجزیہ کرنے کی غیر معمولی صلاحیت موجود ہے۔ اس کی تازہ مثال آئی بی ایم کے واٹسن اشتہارات ہیں جن میں ٹویوٹا کمپنی کی اشتہاری مہم کو موثر بنانے کے لیے مصنوعی ذہانت کا استعمال کیا گیا ہے۔ صارفین کی ترجیحات، رویوں اور مفادات کا تجزیہ کر کے مصنوعی ذہانت نے ہر صارف کے اعتبار سے مخصوص اشتہارات کو تخلیق کیا۔ لیکن اس کا نتیجہ کیا سامنے آیا؟ ٹویوٹا نے صارفین کی دلچسپی میں **500** فیصد کا حیرت انگیز اضافہ دیکھا۔ یہ ہے اشتہارات کی دنیا میں مصنوعی ذہانت کا اثر!

اب میکڈونلڈز کی مومنٹس آف جوئے نامی اشتہاری مہم کو بھی یاد کرتے چلیں جس میں اے آئی ایلگورتھم کی مدد لی گئی۔ لاکھوں ڈیٹا پوائنٹس کا تجزیہ کر کے اس ایلگورتھم نے ایک ہزار سے زائد طرح کے اشتہارات تخلیق کیے جن میں میکڈونلڈز کے صارفین کے خوشی کے لمحات اور ان کے تجربے کی عکاسی کی گئی ہے۔ اس خصوصی طریقے کی وجہ سے میکڈونلڈز میں صارفین کی دلچسپی میں **70** فیصد تک کا اضافہ ہوا اور ایڈ ریکال (ذہن میں محفوظ رہ جانے والے اشتہارات) میں **60** فیصد کا غیر معمولی اضافہ ہوا۔

سنیما کی دنیا میں مصنوعی ذہانت کے شاندار استعمال کی مثال ہمیں فلم ’سن سپرنگ‘ میں ملتی ہے۔ یہ فلم اینڈ کیو نے پروڈیوس کی جس میں اسکرپٹ کی تخلیق میں مصنوعی ذہانت کی معاونت حاصل کی گئی۔ ہزاروں کی تعداد میں سائنس فکشن اسکرپٹس کا تجزیہ کرنے کے بعد اے آئی ایلگورتھم نے ایک اوریجنل اسکرین پلے تخلیق کیا جو کہ اس فلم کی بنیاد ہے۔ اگرچہ یہ فلم باکس آفس میں ناکام رہی لیکن اس نے اسکرپٹ رائٹنگ کی دنیا میں مصنوعی ذہانت کی صلاحیتوں کی بھرپور عکاسی کی ہے۔ کیا معلوم آئندہ چند برسوں میں ہولی وڈ کا اگلا تخلیقی ماہر مصنوعی ذہانت ہو۔

اگر ہم میوزک کی بات کریں تو اس معاملے میں اسپوٹیفائی کا نام سامنے آتا ہے۔ مصنوعی ذہانت کی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اسپوٹیفائی ایسے اشتہارات بناتا ہے جن میں سامعین کے ذوق کے مطابق ہی گانوں کو ترتیب دیا گیا ہوتا ہے۔ صارفین کے ڈیٹا کا استعمال کرتے ہوئے اس کے اشتہارات میں ان کے پسندیدہ گانے اور گلوکار ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی ایڈ ریکال میں **20** فیصد تک کا اضافہ ہوا ہے جبکہ برینڈ کی آگاہی بھی **14** فیصد تک بڑھ چکی ہے۔

سامعین کے ذوق کے مطابق مصنوعی ذہانت اسپوٹیفائی کے لیے اشتہارات بناتی ہے

جیسے جیسے ہم مستقبل کی جانب جا رہے ہیں، ہم تخلیقی صنعت میں مصنوعی ذہانت کے مزید جدید استعمال کی توقع کر سکتے ہیں مگر اس کے لیے شرط یہ ہے کہ ہم اپنی آسانی اور مصنوعی ذہانت کی لامحدود صلاحیت کے درمیان توازن قائم کریں۔ یہ ضروری ہے کہ ہر طرح سے مصنوعی ذہانت پر ضرورت سے زیادہ انحصار نہ کریں کیونکہ اس سے ہم آہستہ آہستہ انسانی صلاحیتوں کو کھو دیں گے۔

پروفیشنل شعبہ جات میں مصنوعی ذہانت کے نفاذ کے حوالے سے اہم خدشات میں سے ایک ممکنہ طور پر ملازمتوں کا خاتمہ بھی ہے۔ یہ صرف وقت ہی بتائے گا کہ صورتحال کیا رخ اختیار کرتی ہے لیکن ایک بات واضح ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ انسانوں میں صلاحیت اور مہارت پیدا کرنے کو ترجیح بنایا جائے جس کا مصنوعی ذہانت ہرگز متبادل نہیں ہے۔ اور کیا پتا ہے کہ شاید ہمیں مستقبل میں نوکریوں کی ضرورت ہی نہ پڑے۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

فلسطینی قیدی کی اجتماعی عصمت دری کے مرتکب اسرائیلی فوجیوں کی اپنی پیٹھ تھپتھپانے کی کوشش

نئی دہلی (ایم این این): اسرائیل کے بدنام زمانہ سدے تیمن حراستی مرکز میں ایک فلسطینی قیدی کو تشدد کا نشانہ بنانے اور اس کی اجتماعی عصمت دری کرنے کے جرم میں سزا سنائے جانے کے بعد مجرم فوجیوں نے اپنے جرائم کا کھلے عام دفاع کیا اور اپنے اقدامات کیلئے 'تعریف اور شکریے' کا مطالبہ کیا۔ ان کے اس مطالبہ کے بعد عالمی سطح پر سخت غم وغصہ پایا جارہا ہے۔ پیر کو مغربی یروشلم میں اسرائیلی سپریم کورٹ کے باہر ایک پریس کانفرنس میں، سزا یافتہ فوجی اپنی شناخت چھپانے کیلئے کالے ماسک پہن کر نمودار ہوئے۔ انہوں نے فوج اور عدالتی نظام پر غداری کا الزام لگایا اور دعویٰ کیا کہ ''تعریف'' کے بجائے، انہیں ''الزامات'' ملے ہیں۔ اسرائیلی چینل ۷ کی رپورٹ کے مطابق، ان میں سے ایک فوجی جس کی شناخت اسے صرف ابتدائی حرف 'اے' سے کی گئی، نے کہا کہ ''میں آج یہاں کھڑا ہوں کیونکہ میں خاموشی سے تھک چکا ہوں۔ تعریف کے بجائے، ہمیں الزامات ملے، شکریے کے بجائے خاموشی رہی۔'' اس نے مزید کہا کہ ''ہم خاموش نہیں رہیں گے۔ ہم انصاف اور اپنے خاندانوں کیلئے لڑتے رہیں گے۔ شاید آپ نے ہمیں توڑنے کی کوشش کی، لیکن آپ بھول گئے کہ ہم سو آدمیوں کی طاقت ہیں۔'' واضح رہے کہ یہ معاملہ جولائی ۳۲۰۲ء میں پیش آیا تھا جب جنوبی اسرائیل کے سدے تیمن حراستی مرکز میں غزہ کے ایک فلسطینی قیدی کو تشدد اور اجتماعی جنسی زیادتی کا نشانہ بناتے ہوئے اسرائیلی فوجیوں کا ویڈیو لیک ہوگیا تھا۔ لیک ہونے والی فوٹیج نے عالمی سطح پر غم و غصے کو جنم دیا تھا اور اس معاملے میں پانچ ریزروسٹوں پر فرد جرم عائد کی گئی، جن میں سے ایک نے قیدی کے عضو مخصوص کے قریب ایک تیز دھار دار چیز سے وار کیا تھا۔ نیتن یاہو نے جرم کی مذمت کی نہیں کی لیکن اسے 'اسرائیل کی شبیہ کو بہت زیادہ متاثر کرنے والا' قرار دیا اس اسکینڈل پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے، اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو نے جرم کی مذمت نہیں کی لیکن جرم کا ویڈیو کے لیک ہونے کی مذمت کی اور اسے ''اسرائیل کی جدید تاریخ کے سب سے زیادہ نقصان دہ واقعات میں سے ایک'' قرار دیا۔ اتوار کو کابینہ کے اجلاس کے بعد خطاب کرتے ہوئے، نیتن یاہو نے کہا کہ ''یہ شاید اسرائیل کی بنیاد رکھے جانے کے بعد سے سب سے شدید حملہ ہے۔'' انہوں نے دلیل دی کہ ویڈیو کے لیک ہونے سے اسرائیل کی عالمی ساکھ اور اس کی فوج کی ساکھ کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ تاہم، ناقدین کا کہنا ہے کہ نیتن یاہو کا بیان، ان جرائم سے توجہ ہٹانے کی اسرائیلی کوششوں کی عکاسی کرتا ہے۔ تجزیہ کاروں نے نوٹ کیا کہ حکومتی عہدیدار اور فوج کے حامی تبصرہ نگار، فوٹیج میں دکھائے گئے تشدد اور جنسی زیادتی پر توجہ مرکوز کرنے کے بجائے 'خطرے کی گھنٹی بجانے والوں' کو سزا دینے پر زیادہ توجہ دے رہے ہیں۔ ویڈیو لیک کرنے پر اسرائیل نے سابق پراسیکیوٹر کو گرفتار اسرائیلی پولیس نے سابق فوجی پراسیکیوٹر یفات تومیر-یروشالمی کو گرفتار کرلیا ہے۔

ہندوجا گروپ کے چیئرمین گوپی چند ہندوجا لندن میں انتقال کر گئے

نئی دہلی (ایم این این): معروف صنعت کار اور ہندوجا گروپ کے چیئرمین گوپی چند پی ہندوجا ۵۸ سال کی عمر میں لندن میں انتقال کر گئے۔ انہیں کاروباری حلقوں میں پی پی کے نام سے جانا جاتا تھا۔ ۰۴۹۱ء میں پیدا ہونے والے گوپی چند ہندوجا نے خاندانی کاروبار کو ایک تجارتی ادارے سے اربوں ڈالر کی بین الاقوامی صنعت میں تبدیل کرنے کے لیے شہرت حاصل کی۔ ان کے چند اہم فیصلوں نے ہندوجا گروپ کو ایک بین الاقوامی دیوہیکل کمپنی بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ۴۸۹۱ء میں گروپ نے گلف آئیل کے حصول کے بعد ۷۸۹۱ء میں اشوک لی لینڈ کی خریداری نے ان کے عروج میں اہم کردار ادا کیا۔ واضح رہے کہ اشوک لی لینڈ ہندوستان کی ٹرک اور بسیں بنانے والی سب سے بڑی کمپنی ہے۔ انہیں کے زیر نگرانی ہندوجا نے پاور اور انفراسٹرکچر کے شعبوں واخلا اختیار کیا۔

امریکہ: عوام میں ٹرمپ کی مقبولیت کی شرح نئی نچلی ترین سطح ۳۷ فیصد پر پہنچ گئی

نئی دہلی (ایم این این): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی مقبولیت یا پسندیدگی کی درجہ بندی میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے، جواب صرف ۳۷ فیصد رہ گئی ہے۔ تازہ سروے کے مطابق امریکی عوام کی اکثریت ٹرمپ کی پالیسیوں، معیشت اور وفاقی حکومت کے شٹ ڈاون کے حوالے سے مایوس ہے۔ ۸۶ فیصد فیصد امریکیوں کا کہنا ہے کہ ملک غلط سمت میں جا رہا ہے۔ سروے میں یہ بھی سامنے آیا کہ اگلے سال کے انتخابات میں ڈیموکریٹس کو ریپبلکنز پر برتری حاصل ہے۔ عوام میں امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی مقبولیت، پسندیدگی یا منظوری کی درجہ بندی میں ایک بار پھر کمی دیکھی گئی ہے، جواب ۳۷ فیصد پر آ گئی ہے، یہ ان کی صدارت کے دوران سب سے کم شرحوں میں سے ایک ہے۔ سی این این/ ایس ایس آر ایس کے گزشتہ دن جاری کردہ نئے سروے کے مطابق یہ شرح فروری کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم ہے۔ اس وقت ۴۷ فیصد امریکیوں نے ان کی کارکردگی کو سراہا تھا۔ یہ سروے ۲۷ سے ۳۰ اکتوبر کے درمیان ۱۳۲۱ ۵ بالغ افراد پر کیا گیا، جس میں ۳۶ فیصد شرکاء نے ٹرمپ کی کارکردگی کو ناپسندیدہ قرار دیا۔ یہ شرح جنوری ۱۲۰۲ء میں کیپیٹول ہل فسادات کے بعد ریکارڈ کی گئی کم ترین منظوری کے قریب ہے۔ اسی دوران سی این این پول آف پولز کے مطابق ٹرمپ کی پسندیدگی کی اوسط شرح ۱۴ فیصد ہے، جو جنوری سے اب تک مسلسل کمی ظاہر کر رہی ہے۔ (۲) ۰۸ فیصد امریکیوں نے وفاقی حکومت کے جاری شٹ ڈاون کو ایک سنگین مسئلہ یا بحران قرار دیا۔

سابق امریکی نائب صدر ڈک چینی کا ۴۸ سال کی عمر میں انتقال

نئی دہلی (ایم این این): سابق امریکی نائب صدر اور سینئر ریپبلکن لیڈر رچرڈ بروس چینی، جو ڈک چینی کے نام سے مشہور تھے، ۴۸ سال کی عمر میں انتقال کرگئے۔ ۱۱ ستمبر کے واقعات اور افغانستان و عراق کی تباہ کن جنگوں کے دوران صدر جارج ڈبلیو بش کے دور میں امریکی تاریخ کے سب سے بااختیار نائب صدور میں شمار ہوتے تھے۔ ان کے اہل خانہ کے مطابق وہ نمونیا، قلبی اور عروقی بیماری کی پیچیدگیوں میں مبتلا تھے۔ چینی نے اپنی زندگی کے اختتام پر ڈونالڈ ٹرمپ کی واپسی کی مخالفت کر کے ایک غیر معمولی موقف اختیار کیا تھا۔ انہوں نے امریکی کانگریس کے رکن، وفاعی سکریٹری اور دو مرتبہ نائب صدر کے طور پر اپنی ذمہ داریاں نبھائیں۔

ٹرمپ کی مخالفت کے باوجود ظہران ممدانی نیویارک کے پہلے مسلم میئر منتخب

نئی دہلی (ایم این این): غزالہ ہاشمی نے بھی تاریخ رقم کی۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی شدید مخالفت کے باوجود ۳۴ سالہ ڈیموکریٹک سوشلسٹ امیدوار ظہران ممدانی نے منگل کو نیویارک سٹی کا میئر کا انتخاب جیت لیا۔ یہ ایک نسبتاً گمنام ریاستی قانون ساز سے ملک کی نمایاں ڈیموکریٹک شخصیات میں سے ایک بننے تک کے ان کے تیز رفتار سیاسی عروج کا نقطہ عروج ہے۔ ممدانی امریکہ کے سب سے بڑے شہر کے پہلے مسلم میئر بن گئے۔ انہوں نے ۶۷ سالہ سابق ڈیموکریٹک گورنر اینڈریو کومو کو شکست دی، جو پارٹی کی نامزدگی ممدانی سے ہارنے کے بعد آزاد امیدوار کے طور پر انتخاب لڑ رہے تھے، یہ مہم نظریاتی اور نسلی لحاظ سے ایک بڑی آزمائش ثابت ہوئی۔ جو ڈیموکریٹک پارٹی کے لیے قومی سطح پر اثرات مرتب کرسکتی ہے۔ سی بی ایس کے مطابق، ممدانی نے ۹ لاکھ ۷۷ ہزار ۵۱۶ ووٹ (۶ء۴۹ فیصد) حاصل کیے، جب کہ سابق گورنر اینڈریو کومو نے ۵ لاکھ ۸۶ ہزار ۴۸۸ (۶ء۱۴ فیصد) اور کرٹس سلوا نے ایک لاکھ ۸ ہزار ۳۷۷ (۹ء۷ فیصد) ووٹ حاصل کیے۔ ٹرمپ نے انتخابی دوڑ میں آخری وقت میں مداخلت کرتے ہوئے ممدانی کو یہود مخالف قرار دیا تھا۔ ممدانی یوگانڈا میں ایک ہند نژاد خاندان میں پیدا ہوئے اور ۷ سال کی عمر میں امریکہ منتقل ہو گئے، وہ ۸۱۰۲ء میں قدرتی طور پر امریکی شہری بنے۔ اسی کے ساتھ ورجینیا میں ڈیموکریٹ اسپیلیل اسپیبر گر نے گورنر کا انتخاب آسانی سے جیت لیا، وہ ریاست کی پہلی خاتون گورنر بن گئیں، جب کہ ڈیموکریٹ غزالہ ہاشمی نے لیفٹیننٹ گورنر کا انتخاب جیت کر نہ صرف ریاست کی پہلی جنوبی ایشیائی بلکہ امریکہ کی پہلی مسلم خاتون بننے کا اعزاز حاصل کیا۔ جو کسی ریاستی سطح کے عہدے پر منتخب ہوئی ہوں، نیو جرسی میں ڈیموکریٹ میکی شیریل نے بھی گورنر کا انتخاب جیت لیا۔ یہ انتخابات ڈیموکریٹک پارٹی کے لیے ایک آزمائش تھے، جس سے ۶۲۰۲ء کے وسط مدتی انتخابات سے پہلے مختلف انتخابی حکمت عملیوں کا امتحان لیا گیا، جن میں کانگریس کے کنٹرول کا فیصلہ ہونا ہے۔

سعودی عرب: خلیجی ممالک میں سیاحت کے فروغ کیلئے جی سی سی ویزا اگلے سال متوقع

نئی دہلی (ایم این این): سعودی وزیر سیاحت احمد الخطیب نے اعلان کیا ہے کہ ایک متحدہ خلیجی ویزہ اگلے سال جاری کئے جانے کی توقع ہے، جو خلیجی ممالک کے درمیان چار سالہ تعاون کے ایک اہم پیشرفت ہوگی۔ منامہ، بحرین میں پیر کو منعقدہ خلیج گیٹ وے انویسٹمنٹ فورم سے خطاب کرتے ہوئے الخطیب نے کہا کہ گلف کوآپریشن کونسل (GCC) کے ممالک اپنے سیاحتی شعبوں میں ایک تاریخی تبدیلی کے گواہ بن رہے ہیں، جہاں سیاحت، تیل اور تجارت کے شانہ بشانہ ایک اہم اقتصادی ستون کے طور پر ابھر رہی ہے۔ انہوں نے خطے کے ثقافتی ورثہ، جدید انفراسٹرکچر اور محفوظ ماحول کے سر اس ترقی کے محرکات کا سہرا باندھا۔

دوحہ: بھوک اور غربت کے خاتمے کیلئے پہلا عالمی اتحاد اجلاس، منصفانہ نظامِ خوراک پر زور

نئی دہلی (ایم این این): دوحہ (قطر) میں بھوک اور غربت کے خاتمے کیلئے قائم عالمی اتحاد کا پہلا سربراہی اجلاس منعقد ہوا، جس میں ۰۰۲ سے زائد ممالک، بین الاقوامی تنظیموں، وزراء اور عالمی لیڈروں نے شرکت کی۔ اجلاس میں عالمی سطح پر بھوک اور غربت کے بڑھتے بحران پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی صدر اینالینا بیرباک نے خبردار کیا کہ دنیا میں بھوک کا بحران کسی خوراک کی کمی نہیں بلکہ وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم، ناکام پالیسیوں اور سماجی تحفظ کی کمزوری کا نتیجہ ہے۔ بھوک اور غربت کے خاتمے کیلئے عالمی سطح پر قائم اتحاد کا پہلا سربراہی اجلاس پیر کو قطر نیشنل کنونشن سینٹر میں منعقد ہوا، جس میں ۰۰۲ سے زائد ممالک، تنظیموں، وزراء، عالمی اداروں اور کاروباری لیڈروں نے شرکت کی۔ یہ اجلاس ۴ سے ۶ نومبر تک جاری رہنے والی سماجی ترقی کی دوسری عالمی سربراہی کانفرنس کے سلسلے کا حصہ ہے، اور اسے عالمی سطح پر بھوک کے خلاف جنگ میں ایک سنگ میل قرار دیا گیا۔ یاد رہے کہ یہ اتحاد نومبر ۴۲۰۲ء میں برازیل کی صدارت میں ریو ڈی جنیرو میں منعقدہ جی ۲۰ سربراہی اجلاس کے دوران قائم کیا گیا تھا۔ اسی موقع پر قطر نے اتحاد کے پہلے عالمی اجلاس کی میزبانی کا وعدہ کیا تھا، جواب عملی طور پر دوحہ میں مکمل ہوا۔ دوحہ میں جاری عالمی اتحاد میں ۰۰۲ سے زائد ارکان ہیں، جن میں ۱۰۰ ممالک، عالمی ادارے، علاقائی تنظیمیں اور سول سوسائٹی گروپس شامل ہیں۔ قطر کی وزیر مملکت برائے بین الاقوامی تعاون، مریم بنت علی بن ناصر المصناو نے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ ''قطر اس یقین کے ساتھ اس اجلاس کی میزبانی کر رہا ہے کہ بھوک اور غربت کا خاتمہ پوری انسانیت کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ اس کیلئے انصاف، مساوات اور حقیقی عالمی شراکت داری ضروری ہے۔'' انہوں نے کہا کہ دنیا بھر میں ۷۰۰ ملین سے زائد افراد اب بھی انتہائی غربت میں زندگی گزار رہے ہیں۔

سوڈان: بدامنی کے سبب ہزاروں افراد نقل مکانی پر مجبور

نئی دہلی (ایم این این): بین الاقوامی تنظیم برائے مہاجرت نے اعلان کیا ہے کہ شمالی قردوفان ریاست کے شہروں البرہ اور أم روابہ سے ۱۲۰۵ افراد بے گھر ہوئے ہیں، جبکہ مزید ۳۶۴ افراد جنوبی کوردوفان کے شہر العباسیہ اور دلامی سے نقل مکانی کر رہے ہیں۔ اتوار کو ایک بیان میں آئی او ایم نے کہا کہ ڈسپلیسمنٹ ٹریکنگ میٹرکس پروگرام کے تحت کام کرنے والی اس کی ٹیموں نے اندازہ لگایا ہے کہ شمالی کوردوفان سے بے گھر ہونے والوں میں سے ۵۸۰ البرہ اور ۵۲۶ اُم روابہ چھوڑ چکے ہیں۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ بے گھر افراد شمالی کوردوفان کے مختلف مقامات اور جنوبی سوڈان کی ریاست وائٹ نیل کے کئی قصبوں میں منتقل ہو گئے ہیں۔ تنظیم کے مطابق، نقل مکانی کی تازہ ترین لہر شمالی کوردوفان میں سابقہ تحریکوں کے سلسلے کے بعد آئی ہے، جہاں ۲۲ سے ۱۳ اکتوبر کے درمیان ۹۳ ہزار ۵۲۹ افراد بے گھر ہوئے تھے۔ ایک علاحدہ بیان میں آئی او ایم نے کہا کہ جنوبی قردوفان ریاست میں ۳۶۰ افراد بے گھر ہوئے جن میں سے ۱۸۰ العباسیہ اور ۱۸۰ دیلامی سے ہیں، جو ریاست کے دوسرے علاقوں اور ریاست وائٹ نیل میں منتقل ہو گئے ہیں۔ جمعرات کے روز سوڈانی حکام نے شمالی کوردوفان میں زریبہ الشیخ البرائی پر نیم فوجی ریپڈ سپورٹ فورسز (آر ایس ایف) کے ڈرون حملے میں ہلاکتوں کی اطلاع دی۔ دریں اثناء سوڈان ڈاکٹرز نیٹ ورک کا کہنا ہے کہ آر ایس ایف نے اسی ریاست کے قصبے اُم دام حاجی احمد میں ۳۸ شہریوں کو ہلاک کیا۔

محمد یونس دھوکہ باز، طلبہ کی بغاوت دہشت گرد کارروائی: شیخ حسینہ

نئی دہلی (ایم این این): بنگلہ دیش کی معزول وزیر اعظم شیخ حسینہ، جو اس وقت دہلی میں ہیں، نے اپنی معزولی کا الزام نام نہاد دہشت گردی کے حامیوں پر عائد کیا ہے۔ انہوں نے عبوری سربراہ محمد یونس پر امریکہ کی حمایت یافتہ آمرانہ تبدیلی اور طلبہ احتجاج کو فنڈ دینے کا الزام لگایا۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ جیسے ہی کوئی آئینی حکومت تشکیل دی جائے گی، وہ انصاف قائم کرنے کے لیے واپس آئیں گی۔ انہوں نے یونس کو دھوکے باز قرار دیتے ہوئے الزام لگایا کہ وہ برسر اقتدار آنے کے بعد بنگلہ دیش کو لوٹ رہے ہیں۔ واضح رہے کہ حسینہ نے یہ الزامات دیپ ہالدر، جئے دیپ مزومدار اور صاحب الحسن کھوکن کی لکھی اور جگنوٹ نے شائع کی جانے والی ایک کتاب '' انشاء اللہ بنگلہ دیش: دی اسٹوری آف این ان فنشڈ ریوالوشن'' میں لگائے ہیں۔ نیوز ۱۸ نے حسینہ کے حوالے سے کہا کہ '' گزشتہ سال جولائی-اگست کے دوران بنگلہ دیش پر ہونے والے دہشت گردانہ حملے کی سازش، فنڈنگ اور عملدرآمد میں امریکی دخل تھا۔ وہ ایک دھوکے باز ہے جس نے اپنی ذاتی خواہشات کے لیے اپنے ملک کو تباہ کردیا۔

کنیڈا نے اگست میں ہر 4 میں سے ۳ ہندوستانی طلبہ کی ویزا درخواست مسترد کی، ریکارڈ 74 فیصد ویزا مسترد

نئی دہلی (ایم این این): کنیڈا نے اس سال ہندوستانی طلبہ کی ویزا درخواستوں کو غیر معمولی شرح پر مسترد کیا ہے۔ رائٹرز نے سرکاری امیگریشن ڈیٹا کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ اگست ۵۲۰۲ء میں اسٹڈی پرمٹ کیلئے ہندوستانی طلبہ کی ہر چار میں سے تین درخواستوں کو مسترد کردیا گیا جس کے بعد ہندوستانی طلبہ کی درخواستیں رد ہونے کی شرح ۷۴ فیصد تک پہنچ گئی ہے۔ اگست ۳۲۰۲ء اس سفارتی تنازع کے بعد سے تجارت، ویزا اور تعلیمی تعلقات متاثر ہوئے ہیں۔ کنیڈین حکام کا کہنا ہے کہ یہ کارروائی طلبہ کی درخواستوں میں بڑھتی ہوئی دھوکہ دہی کی وجہ سے کی گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ۳۲۰۲ء میں ۱۵۰۰ سے زیادہ جعلی قبولیت کے خطوط سامنے آئے تھے، جن میں سے زیادہ تر کا تعلق ہندوستان سے تھا۔ اوٹاوا نے اس کے بعد سے توثیقی نظام کو سخت کر دیا ہے

بھوک کی وجہ خوراک کی کمی نہیں، غلط پالیسیاں اور ناانصافیاں ہیں: اقوام متحدہ

نئی دہلی (ایم این این): اقوام متحدہ نے خبردار کیا ہے کہ دنیا میں بھوک کا بڑھتا ہوا بحران کسی قدرتی یا وسائل کی کمی کا نتیجہ نہیں بلکہ انسانی غلطیوں، ناکام پالیسیوں اور معاشی ناہمواریوں کا نتیجہ ہے۔ جنرل اسمبلی کی صدر اینالینا بیرباک نے دوحہ میں منعقدہ ایک اعلیٰ سطحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ''یہ سوچنا کہ لوگ اس لئے بھوکے ہیں کیونکہ کھانا کم ہے، بالکل غلط ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ کھانا موجود ہے لیکن سب تک پہنچ نہیں پاتا۔'' بیرباک نے کہا کہ گزشتہ برس دنیا بھر میں ۶۷ کروڑ سے زائد افراد نے بھوک کا سامنا کیا جبکہ ۲ء۳ ارب افراد متعدل یا شدید غذائی عدم تحفظ کا شکار تھے۔ ان کے مطابق ''یہ وہ دنیا ہے جہاں روزانہ ایک ارب سے زائد کھانے پینے کی اشیاء ضائع ہو جاتی ہیں لیکن پھر بھی کروڑوں لوگ اگلے کھانے کی فکر میں ہیں۔'' انہوں نے زور دیا کہ بھوک کا مسئلہ مکمل طور پر حل کیا جا سکتا ہے

اتر ریلوے

کھلا ٹینڈر نوٹس

سینئر ڈویژنل الیکٹرک انجینئر ٹی۔آر۔ر جموں توی، اتر ریلوے جموں ڈویژن کیلئے اور بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے ای۔ ٹینڈرز آخری تاریخ 27-11-2025 کو 15.00 بجے تک طلب کئے جاتے ہیں۔ ٹینڈر دہندگان اپنے اصل ترمیم شدہ ٹینڈر ہونے کی تاریخ 27-11-2025 کو 15.00 بجے تک پیش کر سکتے ہیں۔ مینول آفرس ٹینڈر رکھنے کیلئے جائز نہیں ہے۔

ٹینڈر نمبر	کاموں کی تفصیلات	تخمینہ لاگت	ٹینڈر کی قیمت (Rs.)	ٹینڈر اختتام کی تاریخ اور وقت	بیعانہ کی رقم (Rs.)#	مدت تکمیل کام	ٹینڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت	ویب سائٹ
759۔ٹی آر ڈی۔ جموں توی۔ 2025-26	جموں ڈویژن میں چھن اریریاں - بھنگالا سیکشن میں او ایچ ای اکائیوں کی معتبریت میں سدھار کے لئے متفرق کام	2,75,09,498.23	صفر	27-11-2025 15.00 بجے تک	2,87,600/-	06 ماہ	27-11-2025 15.00 بجے کے بعد	www.ireps.gov.in

نوٹ: #ٹینڈر دہندگان برائے مہربانی توجہ دیں کہ بولی سیکورٹی کے بغیر موصول آفرز یا توای پیمنٹ گیٹوے کے ذریعہ سے نقد میں یا بھارت کے کسی شیڈیول کمرشیل بنک سے بنک گارنٹی بانڈ کی شکل میں یا ٹینڈر دستاویزوں میں متذکر (انیکسچر۔ 21 کے مطابق) ایک مدت کیلئے جائز ہے۔ بولی کی ویلڈیٹی پیریڈ کے بعد 90 دنوں کیلئے نامکمل اور اور باطل آفرز کی شکل میں مانا جائے گا اور جس کیلئے ٹھیکیدار کا ریلوے پر کوئی دعوی نہیں ہوگا۔ نمبر: 759۔ٹی آر ڈی۔ جموں توی۔ 2025-26 مورخہ 04-11-2025

3443/2025

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

مہمان پرندے روٹھ گئے

تحریر---
سید اشرف علی

سندھ میں سائبیریا اور وسطی ایشیا سے آنے والے ہجرتی پرندوں کی آمد گذشتہ کئی سالوں سے غیر معمولی کمی آچکی ہے۔ تین عشروں قبل سندھ میں لاکھوں ہجرتی پرندوں کی آمد ہوتی تھی، لیکن اب صرف **30** فی صد یہاں آتے اور اپنا مسکن بناتے ہیں۔

اگرچہ متعلقہ اداروں کی جانب سے گذشتہ سالوں سے ہونے والی پرندہ شماری کے ڈیٹا کے تحت ہجرتی پرندوں کی آمد میں اضافہ ہوا ہے لیکن ہماری تحقیق کے مطابق ہجرتی پرندوں کی صحیح طریقے سے مہمان داری نہ ہونے اور ان کے بے تحاشا شکار، بالخصوص جال لگا کر پکڑنے کی وجہ سے بڑی تعداد میں مہمان پرندے اب یہاں ٹھہرنے کے بجائے پڑوسی ملک کوچ کر رہے ہیں۔

سندھ وائلڈ لائف ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے گذشتہ چھے سالوں کے دوران آبی پرندہ شماری کے اعداد و شمار کے مطابق **2018** میں **204,445** آبی پرندے شمار کیے گئے، **2019**ء میں **98,158** کی گنتی کی گئی، **2020**ء میں **7** لاکھ **42** ہزار **3 4** پرندے مقامی جھیلوں پر آئے، **2021**ء میں **612,397** پرندے آئے۔

2022 میں **664,537** پرندے شمار کیے گئے، **2023**ء میں **6** لاکھ **13** ہزار **851** پرندے شمار کیے گئے۔ واضح رہے کہ یہ پرندہ شماری سندھ وائلڈ لائف ڈیپارٹمنٹ کے تحت ہر سال جنوری میں کی جاتی ہے۔ اس میں ہجرتی اور مقامی پرندے دونوں کی گنتی ہوتی ہے لیکن اہم ہدف ہجرتی پرندوں کا شمار ہوتا ہے۔

سندھ وائلڈ لائف ڈیپارٹمنٹ کے ایک اہل کار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ ہر صوبے کا وائلڈ لائف ڈیپارٹمنٹ اپنے محکمے

کی کارکردگی کو بڑھا چڑھا کر دکھاتا ہے۔ اس ضمن میں سندھ وائلڈ لائف ڈیپارٹمنٹ بھی پرندہ شماری کے اعداد و شمار میں کچھ نہ کچھ اضافہ کر کے دکھاتا ہے۔

انھوں نے کہا کہ **2023**ء میں سندھ وائلڈ لائف ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے سرکاری سطح پر **6** لاکھ **13** ہزار پرندوں کا شمار کیا گیا، جب کہ یہ تعداد زیادہ سے زیادہ **4** لاکھ ہوگی۔

متعلقہ اہل کار نے بتایا کہ سندھ وائلڈ لائف ڈیپارٹمنٹ عالمی اصولوں کے تحت کئی سال سے ٹیلی اسکوپ کے ذریعے ان ہجرتی پرندوں کو شمار کر رہا ہے۔

کراچی، بدین اور دیگر سمندری کناروں سمیت سندھ کی **12** سے **15** اہم جھیلوں کا سروے کیا جاتا ہے اور یہ سروے ہر سال جنوری میں انجام دیا جاتا ہے۔ گذشتہ سال کینجھر، ہالیجی، ہڈیرو، لنگھ، حمل، منچھر، ڈیہائی آکڑو، نراردی مہرانو اور دیگر جھیلوں کا جائزہ لیا گیا۔ متعلقہ اہل کار نے کہا کہ آبی پرندوں کے مسکن کی تباہی کی وجہ سے پرندے اپنا راستہ بھٹک جاتے ہیں۔

انھوں نے کہا کہ قدرتی طور پر مہمان پرندوں کا صدیوں پرانا راستہ سندھ سے ہوتا ہوا ہمسایہ ملک جاتا ہے، ان کی بڑی تعداد سندھ میں اترتی تھی لیکن مسکن کی تباہی کی وجہ سے سندھ میں اترنے والے پرندے بھی اب ہمسایہ ملک کا رخ کر رہے ہیں۔

ایکسپریس کے سروے کے مطابق صوبائی حکومت جنگلی حیاتیات کے تحفظ میں مکمل طور پر ناکام ہے اور صوبائی محکمہ وائلڈ لائف اسٹاف، گاڑیوں اور فنڈز کی کمی کی وجہ سے عمومی طور پر غیر فعال ادارہ بن کر رہ گیا ہے۔

ہر سال اندرون سندھ صرف **13** مقامات پر شکار کی اجازت دی جاتی ہے اور بقیہ **34** جنگلی حیات کی پناہ گاہیں جو ہجرتی پرندوں کا مسکن ہیں، وہاں شکار کی ممانعت رہتی ہے۔

رواں سیزن میں سرکاری سطح پر شکار کھیلنے کی اجازت کا نوٹی فکیشن ابھی جاری نہیں ہوا ہے، تاہم تمام مقامات پر غیر قانونی شکار کا ا?غاز ہو چکا ہے اور جال لگا کر پرندوں کو پکڑنے کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

ہجرتی پرندوں کی تصویرکشی کرنے والے زوہیب احمد کا کہنا ہے کہ پاکستان بالخصوص سندھ میں ہجرتی پرندوں میں کمی کی تین بڑی وجوہات ہیں جن میں سب سے بڑی وجہ موسمیاتی تبدیلی اور انسانی اقدامات ہیں، جن کی وجہ سے مہمان پرندوں کے مسکن تباہ و برباد ہو چکے ہیں۔ کراچی اور اندرون سندھ میں کئی آبی گزرگاہوں پر قبضہ ہو چکا ہے۔

ان مقامات کو زرعی اراضی اور ماہی پروری کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے یا پھر سڑکیں اور رہائشی منصوبے تعمیر کیے جا چکے ہیں۔ سندھ میں کئی سال بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے خشک سالی رہی، جس سے کئی چھوٹی جھیلیں سوکھ گئیں۔

پھر **2010**ء اور **2022**ء میں طوفانی بارشوں کے باعث سیلاب آیا تو کئی چھوٹی جھیلیں وجود میں آگئیں اور سوکھی جھیلیں پھر سے آباد ہوگئیں۔ تاہم ایک بار جب مسکن ختم ہو جائے اور پھر دوبارہ عارضی طور آباد ہو تو ہجرتی پرندے فوری طور پر راغب نہیں ہوتے، البتہ پرندوں کی کچھ تعداد ضرور اترتی ہے۔ مسکن وہ ہے جہاں آبی پرندوں کو غذا، رہائش اور حفاظت کا احساس مستقل بنیادوں پر میسر ہو، یہ مہمان پرندے وہاں اپنا ڈیرا جمانے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔

کراچی میں ساحل سمندر کے قریب واقع اربن فاریسٹ کے نگراں مسعود لوہار نے بتایا کہ انھوں نے اپنے اخراجات سے ایک مصنوعی **lagoon** (سمندری پانی کی جھیل) بنائی تھی۔

ادارہ ترقیات کراچی کی جانب سے ایک مقام پر کھدائی کے سبب پانی کا اخراج ہو گیا جس کے سبب وہ مصنوعی جھیل شدید متاثر ہوئی۔ گذشتہ سالوں کے دوران یہاں فلیمنگو اور دیگر مہمان پرندوں کی بڑی تعداد آئی تھی۔ رواں سیزن میں فلیمنگو بڑی تعداد میں دیکھے جا سکتے ہیں، لیکن پانی کم ہونے کی وجہ سے گذشتہ کئی سال سے مہمان پرندوں کی تعداد کم ہے۔

زوہیب احمد کا کے مطابق آبی پرندوں کی آمد میں کمی کا سلسلہ تین عشروں سے بتدریج جاری ہے۔ سندھ میں اس وقت بے دریغ شکار اور اس سے کہیں زیادہ ہونے والی جال کے ذریعے پرندے پکڑنے سے مہمان آبی پرندوں کی رہی سہی کی تعداد کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے اور فطرت دوست شہریوں کو سخت مایوسی کا سامنا ہے۔

زوہیب احمد نے کہا کہ اب جب کہ آبی پرندے اتنی کم تعداد میں رہ گئے ہیں تو صوبائی حکومت ان کے شکار بالخصوص جال بچھا کر پرندے پکڑنے پر پابندی عائد کیوں نہیں کرتی؟ اور اس مافیا کے خلاف ٹھوس اقدامات کیوں نہیں اٹھائے جاتے؟

سندھ وائلڈ لائف ڈیپارٹمنٹ کے افسر رشید احمد خان نے ایکسپریس سے بات چیت کرتے ہوئے اس بات کی تردید کی کہ وائلڈ لائف ڈیپارٹمنٹ پرندہ شماری کو بڑھا چڑھا کر بیان کرتا ہے۔ انھوں کہا کہ ملک بھر میں سندھ میں پرندہ شماری بہترین اور درست طریقے سے کی جاتی ہے اور اس کے اعداد و شمار بالکل درست ہوتے ہیں۔

ماہر شکاری فرخ شیخ اور اقبال احمد کا کہنا ہے کہ وہ **1984**ء سے شکار کھیل رہے ہیں۔ اُس وقت لاکھوں کی تعداد میں ہجرتی پرندے سندھ میں آتے تھے اور اب اس تعداد کا صرف **30** فیصد آ رہا ہے، ماضی میں لوگ شوقیہ اور محدود پیمانے پر شکار کھیلتے تھے جس کے لیے حکومت اجازت نامہ جاری کرتی تھی۔ گذشتہ دس سال سے اندرون سندھ شکار اب تجارت بن گیا ہے۔

ٹنڈو محمد خان، سجاول، کینجھر جھیل اور دیگر مقامات پر بااثر وڈیرے نجی طور پر اور تجارتی بنیادوں پر شکار کھلواتے ہیں۔ ایک کلومیٹر پر محیط ایک گیم ریزرو بنا دیا جاتا ہے، جس پر ایک مورچہ قائم کیا جاتا ہے۔ ایک مورچہ میں پانچ سے آٹھ شکاریوں کے شکار کھیلنے کی اجازت ہوتی ہے اور یہ مورچہ ڈیڑھ لاکھ میں فروخت ہوتا ہے۔ اس طرح کئی مورچے قائم کر کے ہجرتی پرندوں کا شکار کھیلا جاتا ہے۔

سندھ وائلڈ لائف ڈیپارٹمنٹ کے ڈپٹی کنزرویٹر ممتاز سومرو کا کہنا ہے کہ گذشتہ سال مون سون سیزن میں طوفانی بارشوں کے سبب اندرون سندھ کئی چھوٹی سوکھی جھیلیں تازہ پانی سے بھر گئیں، جہاں آبی پرندے آنے شروع ہوگئے، اس موقع پر سندھ وائلڈ لائف ڈیپارٹمنٹ کو اسٹاف اور گاڑیوں کی کمی کا سامنا تھا، اس لیے ان تمام مقامات کا دورہ کرنا ممکن نہیں تھا۔

اس لیے سندھ وائلڈ لائف ڈیپارٹمنٹ نے گذشتہ سال پورے سندھ میں شکار پر پابندی لگا دی تھی۔ انھوں نے کہا کہ وہ چھوٹی جھیلیں تقریباً سوکھ گئی ہیں اس لیے سندھ وائلڈ لائف ڈیپارٹمنٹ نے صوبائی حکومت سے شکار پر سے پابندی اٹھانے کی درخواست کی ہے، جیسے ہی یہ درخواست منظور ہوگئی پرندوں کے شکار کی اجازت دے دی جائے گی۔

انھوں نے کہا کہ سندھ وائلڈ لائف ڈیپارٹمنٹ محدود پیمانے پر شکار کھیلنے کی اجازت دیتا ہے۔

وطن سرینگر

خودکشی کا بڑھتا رجحان تشویشناک

وادی کشمیر میں خودکشی کا بڑھتا رجحان تشویش ناک رُخ اختیار کرتا جارہا ہے اور صورتحال انتہائی سنگین بنی ہوئی ہے جبکہ آئے روز اس طرح کی خبریں موصول منظر عام آتی رہتی ہے۔گزشتہ دو برسوں کے دوران وادی کشمیر میں خودکشی کے واقعات میں نمایاں اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔

ایک تحقیقی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ایک لاکھ بادی میں **5** فیصد لوگ خودکشی کرنے کوشش کرتے ہیں جبکہ نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو نے یہ سنسنی خیز انکشاف کیا تھا کہ وادی کشمیر میں ہر روز ایک شخص خودکشی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ماہرین نفسیات کا ماننا ہے کہ گزشتہ دو دہائیوں کے نامساعد حالات کے دوران وادی کشمیر میں خودکشیوں کا رجحان کافی بڑھ چکا ہے اور اس حوالے سے صحیح اعداد وشمار سماجی ڈر کی وجہ سے منظر عام پر نہیں پارہے ہیں۔ماہرین کا ماننا ہے کہ وادی کشمیر میں خودکشی کی بنیادی وجہ گھریلو فسادات، زندگی میں ناکامی اور رشتوں میں کڑواہٹ پاکھٹاس ہے۔دوسری ریاستوں کی طرح جموں کشمیر میں بھی خودکشی کا رجحان بڑھتا ہی جارہا ہے اور معصوم افراد اپنی قیمتی جانوں کو ضائع کررہے ہیں، جو ذی حس طبقہ کیلئے ایک سنجیدہ مسئلہ ہے۔وادی میں جہاں نامسائد حالات کے دوران تشدد میز واقعات نے شہریوں کی جان لی وہی خودکشی کے واقعات میں بھی ہوش ربا اضافہ ہوا۔وادی کے شمال وجنوب میں گزشتہ برس سینکڑوں ایسے واقعات منظر عام پر جب لوگوں نے ازخود موت کو گلے لگانے کی کوشش کی جن میں زیادہ تر تعداد خواتین کی تھی۔ادھر ماہرین نفسایات کا ماننا ہے کہ ناقص معاشی حالات اور پرتناؤ زندگی خوکشی کے بڑھتے ہوئے واقعات کی اصل محرکات ہیں۔اس سلسلے میں معروف ماہر نفسیات کا کہنا ہے کہ بڑھتے ہوئے خودکشی کے واقعات کی اصل ذمہ دار وہ حالات ہیں جن سے ایک انسان مقابلہ کرنے میں ناکام ہوتا ہے۔انہوں نے کہا کہ اگرچہ جان سب کو عزیز ہوتی ہیں اور کوئی بھی شخص اس کو ختم نہیں کرنا چاہتا ہیں تاہم کچھ اوقات میں ایسا ہوتا ہے کہ ایک انسان کو لگتا ہیں کہ وہ ان حالات کے سامنے بے بس ہیں۔ذہنی تناؤ اور پراشوب ماحول خودکشی کی ایک اور وجہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور میں مقابلوں کے پیچھے اندھی ڈوڑ اور سماج سے دوری بھی اس کی ایک وجہ ہیں۔ماہر نفسیات کا کہنا ہے کہ خواتین میں سب سے زیادہ خودکشی کے رحجانات اس لئے سامنے تے ہیں کیونکہ صنف نازک زیادہ جذباتی ہوتی ہیں اور ماحول و حالات کے ساتھ مقابلہ کرنے کیلئے کمزور ہوتی ہیں۔ادھر سیول سوسائٹی کا نظریہ ہے کہ اخلاقی گراوٹ اور دیکھا دیکھی کی وجہ سے خودکشی کے واقعات میں اضافہ ہوتا ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ بے راہ راوی اور بچوں پر والدین کے کنٹرول میں کمی کی وجہ سے خودکشی کے واقعات میں اضافہ ہورہا ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ **30** برسوں سے ریاست خاص طور پر وادی میں جو مادہ پرستی کا رجحان بڑا ہیں وہ بھی ایک بڑی وجہ ہیں کہ لوگ موت کو گلے لگارہے ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ دور جدید کی چکاچوند زندگی کی وجہ سے دیکھا دیکھی شروع ہوئی ہیں جبکہ مغربیت کے رحجان کی وجہ سے سماج کا مزاج بھی مندوِل ہوا ہے اور خودکشی کے واقعات جو سامنے رہے ہیں اس کے اصل محرکات بھی ہیں۔ماہرین کا ماننا ہے کہ سماجی ناانصافی، سیاسی کورپشن، بدعنوانی اور مقابلوں کی دوڑ کی وجہ سے لوگ ذہنی تناو کے شکار ہورہے ہیں اور اسکا نتیجہ بھی ہمارے سامنے ہیں۔ایک ائمہ کا کہنا ہے کہ بے شمار زرکثیر بھی وادی میں گیا جس کی وجہ سے دولت کے انبار کھڑے ہوئے اور بے راہ راوی اور دیکھا دیکھی نے جنم لیا جبکہ مغربیت کی ہوا کھڑی ہوئی ہیں اور وہ جدیدت کے شکار ہورہی ہیں۔سماج میں اگرچہ اب جبکہ خودکشیاں ناسور کی شکل اختیار کرچکی ہے تو اس دو میں والدین پر فرضی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اخلاقیات کی تعلیم دیں جبکہ کاص طور پر علمائے کرام اور مذہبی لیڈران بھی بری الاذمہ نہیں ہے کیونکہ اس ناسور کو ختم کرنے کیلئے وہ اہم رول ادا کرسکتے ہیں۔علمائے دین کا ماننا ہے کہ دین سے دوری اور اخلاقی اقدار میں تنزل کی وجہ سے خودکشیوں کے گراف میں اضافہ ہو اہے۔ان کا کہنا ہے کہ اہل خانہ پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ بچوں اور دیگر اہل وعیال کو مایسی کا شکار نہ ہونے دے۔

انسانیت اور دنیا میں بہت فرق ہے

عظیم امریکی دانشور نوم چومسکی ایک دلچسپ مکالمے میں کہتے ہیں: ''ہر وہ شخص جو کورونا کی وبا سے پہلے والی فطری صورت حال واپس آنے کا خواب دیکھتا ہے، وہ غلطی پر ہے کیونکہ وہ صورت حال کسی بھی طرح فطری نہیں تھی''۔اس وبائی بیماری نے اس ''فطری'' صورت حال کا پول کھول کر رکھ دیا ہے، جس کے بارے میں کچھ لوگ خواب دیکھ رہے ہیں کہ جیسے ہی کامیاب ویکسین اپنے جسم میں داخل کرلیں گے، ہم زندگی کی طرف واپس لوٹ جائیں گے۔اس کا مطلب یہ نہیں ہے جیسا کہ کچھ دوسرے لوگ سمجھتے ہیں کہ اس وبائی بیماری کے خاتمے کے ساتھ ہی ہم یکا یک ایسی دنیا میں چلے جائیں گے جس کا کورونا سے پہلے والی دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہوگا البتہ یہ یقینی ہے کہ بحران کی خطرناکی ہم سب کو ان تمام اصولوں پر ازسرنو بالکل جڑ سے جائزہ لینے پر مجبور کرے گی جن پر موجودہ دنیا کو بنایا گیا ہے، اور یہ چیز دیر یا سویر، ہمارے طرز زندگی اور طرز فکر میں بنیادی تبدیلی ضرور لائے گی، اس کی ابتدا ہو چکی ہے اگرچہ بہتوں کو اس کا ادراک نہیں ہو پارہا ہے۔یہ وبائی بیماری اس زلزلے کی مانند ہے، جو انجینئروں کو مجبور کردیتا ہے کہ وہ قدیم منہدم عمارتوں کے نقائص کو سمجھنے کے بعد ایسی عمارتیں تخلیق کریں جو مستقبل میں زلزلوں کے سامنے ٹھہر سکیں۔بالکل اسی طرح اب ہم بحیثیت افراد، اقوام اور ملکوں کے دوبارہ سوچنے پر مجبور ہوں گے، تاکہ ہم نے جو فکری اور مادی نظام اور پالیسیاں تعمیر کررکھی ہیں ان کے تمام کمزور پہلوؤں کی نشان دہی ہو، اور اس ہولناک تجربے نے ہمیں جو سکھایا ہے اسے بہتر تعمیر میں کام لائیں۔

کورونا کے زلزلے نے جس سسٹم کو سب سے زیادہ ہلا کر رکھ دیا ہے، وہ نظام صحت ہے۔اس وبائی بیماری کا مقابلہ کرنے میں غریب ممالک کے نظام صحت کا ناکام ہوجانا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے، لیکن امریکا، برطانیہ اور اٹلی جیسے بڑے مغربی ممالک کی ایسی سانحاتی تصویر سامنے آنا جس میں یہ ممالک چینی فوجی طیاروں سے طبی امداد منتقل کرتے نظر آتے ہیں۔تو اس کا مطلب ہے کہ ان تمام ملکوں کو اپنے صحت کے سسٹم کو نئے سرے سے قائم کرنے چیلنج سے بھی زیادہ سخت جائزوں کی ضرورت ہے۔درحقیقت مجھے امریکی نظام صحت کے زمیں بوس ہوجانے پر تعجب نہیں ہوا، جس کی اصلاح کی بار اک اوباما نے کوشش کی تھی، لیکن پھر ٹرمپ نے آکر اس آدمی کی تمام اصلاحات پر پانی پھیر دیا۔مجھے برطانوی نظام کے گھٹنے ٹیکنے پر بھی حیرت نہیں ہوئی جو آج اخلاقی اصولوں سے عاری لبرل ازم کی قیمت نہ صرف خود بلکہ یہاں کے بے گناہ مریضوں سے بھی ادا کروا رہا ہے۔

یاد پڑتا ہے کہ **80** کی دہائی کے آغاز میں تیونس کے شہر سوسہ میں فیکلٹی آف میڈیسن میں طب وقائی کے پروفیسر کا لیکچر سننے کا موقع ملا جنہوں نے پانچویں سال کے طلبا کے سامنے دنیا میں رائج صحت کے نظاموں اور ان کا تقابلی جائزہ پیش کرنا تھا، جس میں نمونے کی حیثیت سے سوویت یونین بطور کمیونسٹ ملک، امریکا بطور سرمایہ دار ملک تھے، سویڈن اور برطانیہ بطور ان ممالک کے تھے جنہوں نے سوشلزم اور کیپٹلزم کے بہتر افکار کو اخذ کیا۔صحت عامہ پر خرچ اور نتائج کے حوالے سے صحت کا بدترین نظام امریکی نظام کو قرار دیا کہ اس کی لاگت بہت زیادہ ہے اور بیماری سے لڑنے اور شرح اموات میں کمی لانے کے لحاظ سے اس کا حاصل بہت کم، خواہ اس کا تعلق نوزائیدہ بچوں سے ہو یا بوڑھوں سے۔یہ سب اس لیے کہ امریکا کا نظام صحت مریضوں کے مفاد کی خاطر نہیں بنایا گیا بلکہ ایک انتہا پسند لبرل ازم کے مفاد کی خاطر بنایا گیا ہے جس کے نزدیک صحت خرید وفروخت کے ہر سامان کی طرح ایک سامان ہے اور اسپتالوں یا انشورنس کمپنیوں کی کسی بھی چیز سے زیادہ فکر صرف نفع کا حصول ہے۔

دستیاب سائنسی اعداد وشمار کی بنیاد پر یہ بتایا کہ صحت کا سب سے بہترین نظام برطانوی نظام ہے کیوں کہ وہ انصاف، منصوبہ بندی اور مریضوں کی آزادی پر مشتمل ہے اور اس لیے بھی کہ ریاستی ٹیکس کے ذریعے اس کی مالی اعانت ہوتی ہے۔یہ مارگریٹ تھیچر کے اقتدار میں آنے سے پہلے کی بات ہے، جب **80** کی دہائی کے آخر میں اس نے آکر برطانوی صحت کے نظام کی چیر پھاڑ نہیں کی تھی۔اس کے یہاں ''کی ورڈ'' نج کاری تھا، اور اس کا ماننا تھا کہ اسپتال ایک اقتصادی ادارہ ہے جو مریضوں پر اس نفع میں سے ہی خرچ کرے گا جو اسے خود مریضوں سے حاصل ہوگا۔

یہ تو طے ہے کہ لبرل ازم جو اب تک دنیا کے سرکردہ معاشی ماہرین جیسے تھامس پیکیٹی کی بمباری کے نیچے رہا، اس بحران سے اور زیادہ لاغر ہو کر نکلے گا، صرف اس نظام صحت کی کارکردگی کی وجہ سے نہیں جس کا وہ ذمہ دار ہے، بلکہ اس عالمی اقتصادی مشین کے اتنی جلدی بیٹھ جانے کی وجہ سے، جسے اس نے اپنے ہاتھوں سے بنایا تھا، خاص طور سے **80** کی دہائی کے آخر میں صدر ریگن اور برطانوی وزیراعظم مارگریٹ تھیچر کے درمیان معاہدوں کے بعد۔جیسے ہی وبائی بیماری ہم پر حملہ آور ہوئی، پیداوار دھڑام سے نیچے آگری، کیونکہ دنیا کے کونے کونے میں قائم فیکٹریوں کے درمیان مواصلاتی نظام ٹھپ پڑ گیا، جنہیں سستے مزدوروں کے پیش نظر یہاں وہاں بانٹ دیا گیا تھا۔اس کے نتیجے میں اچانک بے روزگاری کی سونامی نے ہلہ بول دیا اور اس کے بعد زیادہ کمزور ملکوں میں بھوک وافلاس کا خطرہ منڈلا رہا ہے۔یہ سخت حالات لبرلزم کے پرستاروں کا انتظار کررہے ہیں۔

اقوام اور اشرافیہ نے فطرت کو تباہ وبرباد کرتے ہوئے اپنے عیبوں اور کوتاہیوں سے صرف نظر کرلیا تھا کیونکہ انہوں نے یہ مان لیا تھا کہ بہت سے مواقع کی طرح یہ بھی دولت بڑھانے کا میدان ہے لیکن وہ اپنی ذمہ داری سے معاف نہیں کیے جائیں گے، موجودہ اقتصادی بحران میں اور کورونا کے خاتمے کے بعد اس بحران کے نتیجے میں جو اور بحران آئیں گے، ان پر عالمی کمپنیوں کے دباؤ کے باوجود اقوام عالم اور بہت سے ممالک خاموش نہیں رہیں گے۔اس وبائی بیماری نے اس تصور کی مضحکہ خیزی اس طرح نمایاں کردی ہے کہ اس پر کسی کارٹون کا گمان ہوتا ہے۔یہ وائرس ہمیں یہ دل پذیر سبق دیتا ہے کہ انسانیت اور دنیا میں بہت فرق ہے۔بھلا آج آزاد قومی فیصلے جیسے تصور کا کیا مطلب رہ جاتا ہے، جب کہ تم ایسی دنیا میں رہ رہے ہو جو باہم مربوط اور متھم گتھا ہے۔جس میں ہر وطن ایک مشترک نسیج کے خلیے کی طرح ہے، اس کی زندگی سے ہر خلیے کی زندگی ہے، اس کی بیماری اسے بیمار کرتی ہے اور اس کی موت اس کی موت بن جاتی ہے۔

آج ایسی دنیاوی سرحدوں کا کیا مطلب رہ گیا جس میں چمگادڑوں کا گوشت کھانے کی چینیوں کی حرص کے نتیجے میں ہزاروں اطالوی، ہسپانوی اور فرانسیسی موت کا شکار ہوتے ہیں، لبنانی بھوک کی خاطر مظاہرہ کرتے ہیں، تیونس میں سوجی اور آٹے سے لدے ہوئے ٹرکوں پر ڈاکہ زنی کے واقعات بڑھ جاتے ہیں، برطانوی وزیراعظم آئی سی یو میں ایڈمٹ ہوتے ہیں اور دنیا کی نمبر ون فوجی قوت کا سربراہ تمام لوگوں کیلئے مذاق بن جاتا ہے جب وہ اس بیماری کے علاج کیلئے عبقری تجاویز پیش کرتا ہے۔

جمہوریت کے بارے میں کیا کہیں؟ وبائی مرض سے پہلے ہی یہ تکلیف کی حالت سے دوچار تھی، اوپر پاپولزم کی ہتھوڑی اور نیچے کرپشن کا سندان۔اس صورت حال نے صحافت، پارٹیاں اور انتخابات جیسے اس کے تمام ستونوں کو کھوکھلا کرکے رکھ دیا۔اب اس وبائی بیماری کے بعد وہ اتنی لاغر ہو چکی ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں تھی۔نئے اور پرانے ڈکٹیٹر موقع سے فائدہ اٹھانے میں لگے ہیں، اور مغربی جمہوریت کی ناقص کارکردگی کا چینی نظام کی کارکردگی کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے، اسے مستقبل کے بہترین سیاسی نظام کے طور پر پیش کررہے ہیں۔

اس وقت انہیں یہ یاد دلانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کہ جنوبی کوریا نے وبا سے مقابلہ میں سب سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ان کی نگاہیں چین اور اس کے نظام پر ٹکی رہیں گی، جس میں شاید عرب اپنے سب سے قدیم، سب سے گہرے اور سب سے خطرناک واہمی یعنی ''آمرانہ عادلانہ نظام'' کی کامیابی دیکھ رہے ہیں۔اب انسانی حقوق کو لیں۔اس وقت انفرادی اور اجتماعی آزادیوں کو بڑھتے ہوئے خطرے سے پیدا ہونے والا بڑا اشکال یہاں پایا جاتا ہے کیونکہ ٹیکنالوجی نے نگرانی اور تعاقب کی سہولتیں بہت بڑھا دی ہیں اور اس وبائی مرض نے اب تک کے سب سے بڑے پیمانے پر اس کا تجربہ کرنے کا سنہری موقع فراہم کیا ہے۔اس وبا نے ہمارے سامنے حقوق کے علم برداروں کی حیثیت سے ایسے چیلنج کھڑے کردیے ہیں جو اس سے پہلے کبھی درپیش نہیں آئے تھے۔

آج ہم جانتے ہیں کہ کورونا وائرس سے ہلاک ہونے والوں میں زیادہ تر کہنہ بیماریوں میں مبتلا عمر رسیدہ افراد ہیں۔کیا ہم نسبتاً اس چھوٹے طبقے کی زندگیوں کی چند سال مزید حفاظت کی خاطر جو اپنی طبعی عمر پوری کرنے والے ہی ہیں، معاشی پہیے کو روک کر اور لاک ڈاؤن کی قید عائد کرکے کروڑہا کروڑ لوگوں کے کھانے پینے اور کام کرنے کے حق کو داؤ پر لگادیں؟ یہ سوال حقوق کو درپیش ایک بڑے چیلنج کی ترجمانی کرتا ہے۔

حقوق انسانی کے علم بردار کی حیثیت سے ہمارا ردعمل ان بڑے مال داروں کے سلسلہ میں کیا ہونا چاہیے جن کے بیچ بحر اوقیانوس یا بحر الکاہل میں چھوٹے چھوٹے جزیرے خریدنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔جہاں وہ اپنے خاندان اور محافظوں کے ساتھ محفوظ رہیں، جب تک کہ اس وبا کا خاتمہ نہ ہوجائے۔انہیں اس بات کی پروا بالکل نہیں ہے کہ انسانوں کا بڑا حصہ یا تمام انسان موت کا نوالہ بن جائیں گے۔کیا ملکیت کا حق جیسا کہ انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ کے سترہویں باب میں درج ہے، غیر مشروط اور لامحدود ہے؟ کسی بھی حوالے سے اس کو چھیڑا نہیں جاسکتا ہے؟ کیا اس کی حیثیت بھی اس اعلامیہ کے پانچویں باب جیسی ہے جس میں جسمانی تشدد اور بے حرمتی کی سخت ممانعت ہے؟ یا یہ اضافی حق ہے جس کی متعین حدیں ہیں؟

کیا ریاست کا یہ فرض نہیں ہے کہ ایسے حالات میں حد سے زیادہ دولت پر قابض اشخاص کے اس حق کو معطل کردیا جائے، اس دولت کی حد تک جو انہوں نے ذخیرہ کررکھی ہے اور ان کی ضروریات سے بہت زائد ہے۔تاکہ اس کے ذریعہ کروڑوں بھوکے افراد کو بھکمری سے بچایا جائے۔اس لیے کہ ان کا تعلق بھی انسانی قبیلے سے ہے اور انہیں اس صورت میں بھی جینے کا حق ہے اگر وبا کی مدت دراز ہو؟ وہ بھی ایسی صورت میں جبکہ خود اس عالمی اعلامیہ کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے، صرف اس باب کی حد تک نہیں بلکہ دوسرے ابواب کی سطح پر بھی، تنقیح اور اضافے کے پہلو سے ازسرنو جائزے کی ضرورت ہے۔معاملہ یہ نہیں ہے کہ ہم ان تمام نظریات کا انکار کردیں جن کی ہم اب تک پرستش کرتے رہے، یا ہم ان سرابوں کے پیچھے اب تک دوڑتے رہنے پر جن کی ہماری اقوام نے بھاری قیمت ادا کی ہے سینہ کوبی کریں۔

صحیح بات یہ ہے کہ ہم ہمیشہ عصر حاضر کے حقائق، اس کے تصورات، اس کی زبان اور اس کی صورتوں کو بنیاد بنا کر غور وفکر کرتے ہیں اور معاشرے کی ترقی اور مشکلات کے ہر مرحلے میں ہم میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی جگہ حل پانے کی کوشش کی ہے۔ان میں سے کچھ حل کامیاب ہوگئے، اور انہوں نے ہی کسی بھی درجے میں معاشرے کو ارتقاء کی راہ دکھائی، اور کچھ حل ایسے ہیں جن کی حدیں سامنے آگئیں اور انہیں بہتر بنانے کی ضرورت کا ادراک ہوا، اور کچھ حل ایسے ہیں جنہیں تجربات نے غلط یا ازکار رفتہ ثابت کردیا ہے، اور ان کے متبادل کی تلاش لازم ہوگئی ہے۔ان میں سے کچھ حل کامیاب ہوگئے، اور انہوں نے ہی کسی بھی درجے میں معاشرے کو ارتقاء کی راہ دکھائی، اور کچھ حل ایسے ہیں جن کی حدیں سامنے آگئیں اور انہیں بہتر بنانے کی ضرورت کا ادراک ہوا، اور کچھ حل ایسے ہیں جنہیں تجربات نے غلط یا ازکار رفتہ ثابت کردیا ہے، اور ان کے متبادل کی تلاش لازم ہوگئی ہے۔

بس آج ہمیں یہی کرنے کی ضرورت ہے۔اس وبائی مرض نے ان تمام پرانی دراڑوں کو عیاں کردیا ہے جو ہمارے معاشروں میں جہاں تہاں مقدس ترین فکری مقدسات میں پائی جاتی تھیں۔وہ وطنیت ہو، (یا قومیت ہو جو وطنیت کی وسیع تر شکل ہے) ترقی پسندی ہو، جمہوریت ہو، لبرلزم ہو، انسانی حقوق ہوں یا سیاسی اسلام ہو۔اس طرح کا جائزہ مہنگا اور کرب انگیز ہوگا، کیونکہ اس کی مزاحمت ان معبدوں کے پہرے داروں کی طرف سے ضرور ہوگی، جن کے عین قلب میں کورونا کی مار پڑی ہے۔

میں نے اپنے عہد جوانی میں ایک تنقیدی آرٹیکل لکھا تھا۔لوگوں کا کہنا ہے کہ اس کا لہجہ بہت سخت ہے، اس کا عنوان تھا ''روح کی دہائی''۔اس میں ایسے لوگوں کی ذہنیت کا بیان ہے، جن کے بارے میں گلیلیو نے کہا ہے ''یہ لوگ ارسطو کی کتاب میں پڑھی ہوئی غلطیوں کو جھٹلانا گوارا نہیں کرتے، چاہے ان حقائق کو جھٹلانا پڑ جائے جنہیں وہ اپنی سر کی آنکھوں سے آسمان میں دیکھتے ہیں''۔بعدازیں میں نے عقیدے رکھنے والوں کے موقف کو اپنے تجربات سے سمجھا، یا سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں کیونکہ وہ درحقیقت ایک ناگزیر فرض انجام دیتے ہیں۔

دراصل معاشروں کو سب سے زیادہ خوف خلفشار سے ہوتا ہے۔اس کی سب سے اہم طلب استحکام واستقرار ہوتی ہے اور اسی لیے اسے روایت پسندوں کے بریک کی ضرورت رہتی ہے لیکن جو چیز معاشرے کو سب سے زیادہ کمزور کرتی ہے وہ جمود ہے، اور معاشرے کی اہم طلب ارتقا ہے۔ لہٰذا اسے ہمیشہ اصلاح پسندوں اور انقلابیوں کی ضرورت رہتی ہے۔انجام کار نہ تو روایت پسندوں کو اصلاح پسندوں اور انقلابیوں سے چھٹکارا مل سکتا ہے، اور نہ ہی اصلاح پسند حضرات روایت پسندوں سے چھٹکارا پا سکتے ہیں، جب کہ اجتماعی ذہن کو دونوں کی ضرورت ہے تاکہ ٹھہراؤ اور حرکت کے درمیان توازن برقرار رہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ بحث کرنے میں وقت اور صلاحیت کو ضائع نہ کیا جائے جو شعوری یا غیر شعوری طور پر پرانے افکار اور رواجوں کی حفاظت کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں۔زمانہ خود ان کیلئے کافی ہے کیوں کہ ان میں بہترین لوگوں کا انجام یہ ہوگا کہ وہ بالآخر درمیانی حل تلاش کریں گے، اور ان میں بدترین لوگوں کا انجام یہ ہوگا کہ وہ ایسی عمارت کے اندر پڑے سڑتے رہیں گے جس کی دیواریں دن بدن کھوکھلی ہوتی جائیں گی، یہاں تک کہ انہی کی ہڈیوں کے ڈھانچوں پر گر پڑیں گی۔

اس کی مثال کیلئے ہم پچاس کی دہائی کی قوم پرستی کو لیتے ہیں۔یہ عربی قوم پرستی کی ایسے تصور کی حفاظت کرتی رہی جس کا زمانہ بیت گیا۔اس کے باوجود آج تک وہ ایسے آمروں کا دفاع کررہی ہے جو اس مصیبت زدہ امت کے ساتھ بھیانک جرائم کا ارتکاب کرتے رہے۔ایسے جرائم جن کے ارتکاب کی جرآت نہ استعمار کرسکتا ہے اور نہ ہی صہیونیت۔اب بس یہ باقی رہ جاتا ہے کہ اس نازک ترین صورتحال میں اجتماعی عقل کا حرکیاتی حصہ اپنی ذمہ داری انجام دے۔ضروری ہے کہ ہم اپنے لیے سرعت کیساتھ قدروں پر مبنی ایسے فکری نظام کی تشکیل کرلیں جسے قطب نما کی حیثیت حاصل ہو۔ساتھ ہی ایسے فعال سیاسی وسائل پیدا کریں، جو افکار اور قدروں کو ایکشن میں تبدیل کردیں اور اس طرح افراد، اقوام اور انسانی نسل کو بچانے کا کام کریں۔ابھی تک نہ تو ایسا کوئی نظام پایا جاتا ہے اور نہ ہی اس کے نقوش کی ابتدائی صورت ہی نظر آتی ہے۔آج کون کہہ سکتا ہے کہ لبرل ازم، قومیت، جمہوریت، سیاسی اسلام، ترقی پسندی اور انسانی حقوق کے مابعد کیلئے اس کے پاس کوئی واضح تصور ہے؟ بس ایک ثابت شدہ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں باکس کے باہر سوچنا ہوگا۔اپنی جہالت کے ساتھ، مسائل کی خوفناک پیچیدگی کے ساتھ اور اجتماعی عقل کے روایت پسند حصے کے ساتھ سخت کشمکش کرتے ہوئے۔راستہ ایک ہی ہے اور وہ ہے ''فکری نفیر'' کا اعلان، اور اس تصور کو نکھارنے کیلئے اپنی تمام توانائیوں کو اکٹھا کرنا ہوگا۔

دیکھیں سائنسی محققین نے اس بحران کا کیسے سامنا کیا ہے۔چینیوں نے وائرس کے جینیاتی ترکیب سے متعلق اپنی دریافتوں کو چھپا کر نہیں رکھا بلکہ اسے دنیا بھر کے اہل تحقیق کے سامنے رکھنے میں جلدی کی اور یہی ان کے دوسرے ملکوں کے ساتھیوں نے کیا۔اسی طرح آج ایک اور تجربہ اسی وقت جاری ہے، یہ ایک امریکی یونیورسٹی کی پہل ہے، جو دنیا کے زیادہ سے زیادہ کمپیوٹروں کو ایک نیٹ ورک میں جمع کرنے کی کوشش کررہی ہے، تاکہ اسے ایسی زبردست کمپیوٹیشنل پاور حاصل ہوجائے، جو اس پروٹین تک جلد از جلد رسائی کی کوششوں میں مددگار ہو جو وائرس کو خلیوں کی سطح پر اترنے اور پھر داخل ہونے سے روک سکے۔اس میں شامل ہونے کیلئے اس کی ضرورت نہیں ہے کہ آپ خود بھی محقق ہوں یا پروٹین کے ماہر ہوں، آپ کو صرف اپنے فارغ وقت میں اپنا کمپیوٹر ادھار دینے کی ضرورت ہے تاکہ اس کے امکانات کو باقی کمپیوٹروں کے امکانات میں شامل کیا جاسکے۔جہاں تک سائنسی عمل کی بات ہے تو وہ سائنسی ماہرین کے کرنے کا کام ہے۔یہ دو مثالیں ہیں جو نئے راستے کا پتا دیتی ہیں۔

ہمیں اپنے تجربات اور آگاہیوں کو ایک ساتھ ایک ہی ٹوکری میں ڈالنے کی ضرورت ہے، اپنی عقلوں کو آپس میں جوڑنا ہے۔اس نئے فکری نظام کی تشکیل کی یہ دو بنیادی شرطیں ہیں جس کی ہمیں اشد ضرورت ہے، جس سے شاید ہم اپنی حفاظت کرسکیں۔یا شاید ہم زبردست اجتماعی عالمی عقل میں، جسے ہم اپنی نگاہوں کے سامنے تشکیل پذیر ہوتے دیکھتے ہیں، اور اس میں ہماری کچھ حصہ داری نہیں ہوتی ہے اور یہ ابن خلدون کے زمانے سے ہے، پھر سے نئے افکار داخل کرنے لگیں۔

BBC-urdu

باقیات

101

نے محبت، امن اور گرم جوشی کی سرزمین قرار دیا ہے۔ شہرآفاق گلمرگ میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے راج ببر، نے کہا کہ کشمیران کے اداکاری کے کیریئر میں مرکزی حیثیت رکھتا تھا۔ انہوں نے کہا'' یہ وہ وادی ہے جہاں سے میں نے حقیقی معنوں میں شروعات کی تھی۔ سال 1980 سے لیکر 1996-97 تک، ایک بھی فلم ایسی نہیں تھی جس کی شوٹنگ میں نے کشمیر میں نہ کی ہو۔ ارمان ہو، آپ کی بات یادگر، کشمیر ہمیشہ میرے کام کا حصہ رہا ہے۔'' انہوں نے وادی کو محفوظ اور خوش آئند قرار دیا۔ انہوں نے کہا'' میں نے کشمیر کو کبھی بھی غیر محفوظ یا دہشت زدہ محسوس نہیں کیا۔ یہاں کے لوگ مسکراہٹ اور پیار سے آپ کا استقبال کرتے ہیں اور اس محبت میں کبھی کمی نہیں آئی۔'' انہوں نے مقامی انتظامیہ اور سی ای او گلمرگ ڈیولپمنٹ اتھارٹی سمیت عہدیداروں کی مہمان نوازی کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ کشمیریت کا مطلب یہی ہے۔ کشمیریت انسانیت کا دوسرا نام ہے۔ سیاحوں اور فلم سازوں سے دورہ کرنے کی اپیل کرتے ہوئے، ببر نے کہا کہ وادی کا ماحول پرامن ہے۔ انہوں نے کہا'' یہاں کوئی دہشت نہیں ہے۔ ہر کسی کو خود آنا چاہیے اور کشمیر کی خوبصورتی اور امن کو دیکھنا چاہیے۔ یہ سیاحت سے لے کر فلم کی شوٹنگ تک ہر چیز کے لیے موزوں ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی جہاں بھی سفر کرے۔ انہوں نے کہا'' میں نے کشمیر کو کبھی بھی غیر محفوظ یادہشت زدہ محسوس نہیں کیا۔ یہاں کے لوگ مسکراہٹ اور پیار سے آپ کا استقبال کرتے ہیں اور اس محبت میں کبھی کمی نہیں آئی۔'' انہوں نے مقامی انتظامیہ اور سی ای او گلمرگ ڈیولپمنٹ اتھارٹی سمیت عہدیداروں کی مہمان نوازی کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ کشمیریت کا مطلب یہی ہے۔ کشمیریت انسانیت کا دوسرا نام ہے۔ سیاحوں اور فلم سازوں سے دورہ کرنے کی اپیل کرتے ہوئے، ببر نے کہا کہ وادی کا ماحول پرامن ہے۔ انہوں نے کہا'' یہاں کوئی دہشت نہیں ہے۔ ہر کسی کو خود آنا چاہیے اور کشمیر کی خوبصورتی اور امن کو دیکھنا چاہیے۔ یہ سیاحت سے لے کر فلم کی شوٹنگ تک ہر چیز کے لیے موزوں ہے۔ '' انہوں نے مزید کہا کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی جہاں بھی سفر کرے۔

102

نئے ویژن کے بارے میں بات کی جو پرامن، خوف سے پاک، خوشحال، متحد ہو اور جس میں ہر شہری بااختیار ہو اور ہندوستان کی تیز رفتار ترقی سے متاثر ہو۔ انہوں نے کہا کہ جموں کشمیر کو اس مقام پر بنانے کے لیے گزشتہ 5 سالوں میں بڑی قربانیاں دی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا '' جموں کشمیر میں آج نظر آنے والے امن نے سب کو باہمی احترام کے ساتھ پھلنے پھولنے کا موقع فراہم کیا ہے اور سب کو باوقار زندگی گزارنے کا یکساں موقع مل رہا ہے''۔ انہوں نے کہا'' کوئی بھی امن کے اثرات کو دیکھ سکتا ہے ایک بہتر کل کیلئے لوگوں کی کوششیں اور بغیر کسی تفریق کے سب کے لیے بے پناہ امکانات ہے۔'' انہوں نے کہا'' وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں، ہم نے سماجی اور انصاف دونوں کے اصولوں کی پیروی کی ہے، جو لوگوں کے درمیان مساویانہ انصاف، انصاف اور سماجی اصول ہے''۔ لیفٹننٹ گورنر نے دہشت گردی کے ماحولیاتی نظام کو ختم کرنے کے مضبوط عزم کو بھی اجاگر کیا اور امن، انصاف اور مساوات کو برقرار رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم سماجی و اقتصادی ترقی کو مضبوط بنانے اور اپنے نوجوانوں کے خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کے لیے پرعزم ہیں۔ لیفٹننٹ گورنر نے کہا کہ پانچ سالوں کے اندر ہماری بہادر افواج اور جموں وکشمیر پولیس نے ایک ایسا جموں کشمیر بنایا ہے جسے ایک بہتر کل کیلئے لوگوں کی کوششیں اور بغیر کسی تفریق کے سب کے لیے بے پناہ امکانات ہے۔'' انہوں نے کہا'' وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں، ہم نے سماجی اور انصاف دونوں کے اصولوں کی پیروی کی ہے، جو لوگوں کے درمیان مساویانہ انصاف، انصاف اور سماجی اصول ہے''۔ لیفٹننٹ گورنر نے دہشت گردی کے ماحولیاتی نظام کو ختم کرنے کے مضبوط عزم کو بھی اجاگر کیا اور امن، انصاف اور مساوات کو برقرار رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم سماجی و اقتصادی ترقی کو مضبوط بنانے اور اپنے نوجوانوں کے خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کے لیے پرعزم ہیں۔ لیفٹننٹ گورنر نے کہا کہ پانچ سالوں کے اندر ہماری بہادر افواج اور جموں وکشمیر پولیس نے ایک ایسا جموں کشمیر بنایا ہے میں راگوں کی آواز اور نئے جوش و جذبے نے گولیوں اور گرینیڈوں کی آواز لے لی ہے۔ انہوں نے کہا'' ہم نے ایک جموں کشمیر بنایا ہے، جس میں اسکولوں کی دیواریں پتھروں سے نہیں بلکہ بچوں کی ہنسی، اختراع اور تعلیم سے گونج رہی ہیں۔ ہم نے ایک جموں کشمیر بنایا ہے، جس میں پلوامہ، شوپیاں اور کولگام جیسے قصبے جو کبھی خاموشی میں ڈوبے ہوئے تھے، نوجوانوں کے لیے ثقافتی اور ادبی مراکز میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ نئی طاقت کے ساتھ چمکتے ہوئے ہم نے ایک جموں کشمیر بنایا ہے، جس میں نئی امنگیں وتاستا کی لہروں پر تیر رہی ہیں۔'' لیفٹننٹ گورنر نے کہا کہ جموں کشمیر کے لوگ امن کے دل کی دھڑکن ہیں۔ انہوں نے معاشرے کے تمام طبقات پر زور دیا کہ وہ امن کو خراب کرنے کی کوشش کرنے والے عناصر کے خلاف ایک واحد، متحد قوت کے طور پر کام کریں، اور منشیات کی لت اور نوجوانوں کی بنیاد پرستی کے خطرات کا مقابلہ کریں۔ اور امن، انصاف اور مساوات کو برقرار رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم سماجی واقتصادی ترقی کو مضبوط بنانے اور اپنے نوجوانوں کے خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کے لیے پرعزم ہیں۔ لیفٹننٹ گورنر نے کہا کہ پانچ سالوں کے اندر ہماری بہادر افواج اور جموں وکشمیر پولیس نے ایک ایسا جموں کشمیر بنایا ہے میں راگوں کی آواز اور نئے جوش و جذبے نے گولیوں اور گرینیڈوں کی آواز لے لی ہے۔ انہوں نے کہا'' ہم نے ایک جموں کشمیر بنایا ہے، جس میں اسکولوں کی دیواریں پتھروں سے نہیں بلکہ بچوں کی ہنسی، اختراع اور تعلیم سے گونج رہی ہیں۔ ہم نے ایک جموں کشمیر بنایا ہے، جس میں پلوامہ، شوپیاں اور کولگام جیسے قصبے جو کبھی خاموشی میں ڈوبے ہوئے تھے، نوجوانوں کے لیے ثقافتی اور ادبی مراکز میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ نئی طاقت کے ساتھ چمکتے ہوئے ہم نے ایک جموں کشمیر بنایا ہے، جس میں نئی امنگیں وناستا کی لہروں پر تیر رہی ہیں۔'' لیفٹننٹ گورنر نے کہا کہ جموں کشمیر کے لوگ امن کے دل کی دھڑکن ہیں۔ انہوں نے معاشرے کے تمام طبقات پر زور دیا کہ وہ امن کو خراب کرنے کی کوشش کرنے والے عناصر کے خلاف ایک واحد، متحد قوت کے طور پر کام کریں، اور منشیات کی لت اور نوجوانوں کی بنیاد پرستی کے خطرات کا مقابلہ کریں۔

103

ہوگیا اور یہاں موجود سیاح اس نظارے سے لطف اندوز ہوئے اور انہوں نے گلمرگ میں پہلی برف باری پر خوب جشن بھی منایا۔ تاہم رازدان ٹاپ اور پیر کی گلی میں درمیانی درجے کی برف باری کے بعد حکام نے گریز، بانڈی پورہ اور تاریخی مغل روڈ کو گاڑیوں کی آمدورفت کیلئے بند کردیا۔ موسمیاتی مرکز سری نگر کے ڈائریکٹر ڈاکٹر مختار احمد نے بہت سے مقامات پر ہلکی سے اعتدال پسند بارش اور بالائی مقامات پر ہلکی برف باری کو توقع کے مطابق قرار دیتے ہوئے کہا کہ 5 نومبر کو بھی الگ تھلگ مقامات پر ہلکی بارش کا امکان ہے۔ جے کے این ایس کو ملی تفصیلات کے مطابق تازہ برف باری کے بعد سیاحتی مقام گلمرگ سفید ونڈر لینڈ یعنی سرزمین عجائب میں تبدیل ہو گیا۔ شمالی کشمیر کے بارہمولہ ضلع میں واقع گلمرگ کا موسم سرما کا ونڈر لینڈ اور ریزورٹ ٹاؤن برف باری کے ایک تازہ دور کے بعد ایک دلکش وائٹ ونڈر لینڈ میں تبدیل ہو گیا ہے۔ سرسبز جنگلات اور چوٹیوں کے دامن میں واقع یہ دلکش پہاڑی مقام، اب نرم، قدیم برف کی تہہ میں ڈھکا ہوا ہے، جو سیاحوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ یہ موسم کی بڑی برف باری کی نشاندہی کرتا ہے، جو وادی کشمیر میں موسم سرما کے آغاز کا اشارہ دیتا ہے۔ اپنی برف پوش چوٹیوں اور قدرتی مناظر کے لئے مشہور گلمرگ موسم سرما کی سرگرمیوں جیسے اسکیئنگ، سنو بورڈنگ اور سنو شوٹنگ کے لیے مشہور مقامات میں سے ایک ہے۔ موسم سرما میں یہاں بڑی تعداد میں سیاحوں کی آمد میں اضافہ متوقع ہے۔ گلمرگ کی قدرتی خوبصورتی، اس کی گھومتی ہوئی پہاڑیوں اور برف پوش پہاڑوں کے ساتھ، آنکھوں کے لیے ایک دعوت ہے۔ برف باری کے بعد علاقہ برف کی چادر میں ڈھک گیا ہے۔ برف پوش پہاڑ، پہاڑیاں اور درخت ہیروں کی طرح چمک رہے ہیں، گلمرگ کو موسم سرما کے جادوئی سرزمین میں تبدیل کر رہے ہیں۔ یہ علاقہ فوٹو گرافی اور فطرت کی سیر وتفریح کیلئے ایک مشہور مقام ہے۔ ایک بار برف سے ڈھکے ہوئے سبز درخت اب ایک سفید جنت کی طرح چمک رہے ہیں۔ برف سے ڈھکے درختوں، گھومتی ہوئی پہاڑیوں اور پرسکون ماحول نے ایک دلکش منظرنامہ تخلیق کیا ہے جو کسی بھی حیرت انگیز سے کم نہیں۔ علاقائی موسمیاتی مرکز سری نگر کے مطابق گلمرگ میں تقریباً 7 سینٹی میٹر برف جمع ہوئی جس کے بعد یہاں درجہ حرارت میں کمی آئی۔ مرکز کے مطابق، دن کے لیے کم سے کم درجہ حرارت 2 ڈگری سینٹی گریڈ ہے جبکہ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت گلمرگ کے لیے 10 ڈگری سیلسیس ہے۔ موسمیاتی مرکز کے مطابق بدھ کو بھی گلمرگ میں ہلکی بارش اور برف باری کا امکان ہے، کیونکہ یہاں آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہیں۔ ادھر تازہ برف باری کے بعد بانڈی پورہ گریز روڈ پر گاڑیوں کی آمدورفت معطل رہی۔ وادی گریز کے گیٹ وے رازدان ٹاپ پر تازہ برف باری کے بعد حکام نے 86 کلومیٹر طویل بانڈی پورہ، گریز روڈ پر گاڑیوں کی آمدورفت کو عارضی طور پر معطل کر دیا ہے۔ حکام نے بتایا کہ تقریباً 4 سے 5 انچ تک برفباری ریکارڈ کی گئی اور مسافروں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے احتیاطی اقدام کے طور پر نقل وحرکت روک دی گئی۔ عہدیداروں نے بتایا کہ بانڈی پورہ گریز سڑک کو اونچائی میں تازہ برف باری کے بعد ٹریفک کے لیے بند کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے حفاظتی احتیاط کے طور پر گاڑیوں کی نقل و حرکت روک دی ہے۔ حکام نے مزید کہا کہ صورتحال پر نظر رکھی جا رہی ہے، اور موسم بہتر ہونے کے بعد سڑک کو دوبارہ کھول دیا جائے گا۔ حکام نے کہا کہ مسافروں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ 7006526985، پر ڈسٹرکٹ کنٹرول روم سے سڑک کی تازہ ترین صورتحال کی تصدیق ہونے تک اپنا سفر شروع نہ کریں۔ براہ کرم اپ ڈیٹ رہیں اور محفوظ سفر کریں۔ اس دوران منگل کو تازہ برف باری کے بعد پیر کی گلی کے راستے مغل روڈ کو احتیاطی تدابیر کے لیے عارضی طور پر بند کر دیا گیا ہے۔ ڈی ٹی آئی ٹریفک مغل روڈ منظور احمد کوہلی نے بتایا کہ شوپیاں کو راجوری پونچھ اضلاع سے ملانے والی مغل روڈ کو برف باری کے بعد احتیاطی تدابیر کے پیش نظر بند کر دیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ تازہ برف باری کے باعث مغل روڈ پر ٹریفک کی آمدورفت بند کر دی گئی ہے۔ لوگوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ مغل روڈ پر اس وقت تک سفر کرنے سے گریز کریں جب تک کہ سڑک قابل گزر نہ ہو جائے۔ دریں اثناء موسمیاتی مرکز سری نگر کے ڈائریکٹر ڈاکٹر مختار احمد نے بہت سے مقامات پر ہلکی سے اعتدال پسند بارش اور بالائی مقامات پر ہلکی برف باری کو توقع کے مطابق قرار دیتے ہوئے کہا کہ 5 نومبر کو بھی الگ تھلگ مقامات پر ہلکی بارش کا امکان ہے۔ انہوں نے 6 سے 16 نومبر تک موسم عام طور پر خشک رہنے کا امکان ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ 17 اور 18 نومبر کو موسم جزوی اور عام طور پر ابرآلود رہے گا۔

104

اور پائیدار میکانزم کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب کہ ریاست کی بحالی کے مقصد کی وسیع پیمانے پر حمایت کی جاتی ہے، معصوم لوگوں کو اکثر بڑے فیصلوں کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ عارف محمد خان نے کہا کہ آخری مقصد جموں و کشمیر میں ایک پرامن، متوازن اور مستحکم ماحول کی تعمیر ہے۔ صحافیوں سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کشمیران کے دل میں ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایسی چیز نہیں ہے جو میں کسی کو خوش کرنے کے لیے یا رسمی انداز میں کہہ رہا ہوں۔ عارف محمد خان نے کہا کہ جب میں یہ کہتا ہوں کہ کشمیر ہمارے ملک کا تاج ہے تو میرا حقیقی مطلب ہے کہ ہمارے سنسکرت اداروں میں، ڈگری حاصل کرنے سے پہلے، طالب علموں سے علامتی طور پر کشمیر کی طرف چند قدم اٹھانے کو کہا جاتا ہے۔ یہ علم، حکمت اور سیکھنے کی اس سرزمین کے احترام کا اشارہ ہے۔ ان کے تبصروں نے ہندوستان کی فکری اور روحانی تاریخ میں کشمیر کے کردار پر زور دیتے ہوئے بہار کے گورنر عارف محمد خان نے ان کی ثقافتی اور جذباتی گہرائی کی طرف توجہ مبذول کرائی۔ عارف محمد خان کا بیان سامعین کیساتھ گونج اٹھا، کشمیر کو نہ صرف ایک جغرافیائی زیور کے طور پر بلکہ ہندوستان کے سیکھنے اور روشن خیالی کی قدیم جستجو کی علامت کے طور پر بھی۔ عارف محمد خان نے کہا کہ جب میں یہ کہتا ہوں کہ کشمیر ہمارے ملک کا تاج ہے تو میرا حقیقی مطلب ہے کہ ہمارے سنسکرت اداروں میں، ڈگری حاصل کرنے سے پہلے، طالب علموں سے علامتی طور پر کشمیر کی طرف چند قدم اٹھانے کو کہا جاتا ہے۔ یہ علم، حکمت اور سیکھنے کی اس سرزمین کے احترام کا اشارہ ہے۔ ان کے تبصروں نے ہندوستان کی فکری اور روحانی تاریخ میں کشمیر کے کردار پر زور دیتے ہوئے بہار کے گورنر عارف محمد خان نے ان کی ثقافتی اور جذباتی گہرائی کی طرف توجہ مبذول کرائی۔ عارف محمد خان کا بیان سامعین کیساتھ گونج اٹھا، کشمیر کو نہ صرف ایک جغرافیائی زیور کے طور پر بلکہ ہندوستان کے سیکھنے اور روشن خیالی کی قدیم جستجو کی علامت کے طور پر بھی۔

105

حکام کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ یہ واقعہ منگل کی رات دیر گئے پیش آیا، جس میں بکروال برادری سے تعلق رکھنے والے ہادی باری بیک کے رہائشی خالد حسین کو کافی نقصان پہنچا۔ انہوں نے کہا کہ اس واقعہ میں بکروال کو کافی نقصان اٹھانا پڑا اور نقصان کا تخمینہ لگایا جا رہا ہے جبکہ واقعے کا نوٹس لے لیا گیا ہے۔

106

ہمدردی اور انصاف کے غیر متزلزل احساس کے ساتھ آگے سے قیادت کرنی چاہیے، اور یہ کمزور اور طاقتور دونوں کے ساتھ بلاتفریق سلوک کرتا ہے۔

107

علاقے میں دہشت گردوں اور سیکورٹی فورسز کے درمیان مسلح تصادم آرائی جاری ہے۔ دفاعی ذرائع کے مطابق جنگلات میں ملی ٹنٹوں کی موجودگی کی اطلاع ملنے کے بعد سیکورٹی فورسز نے جنگلات میں تلاشی آپریشن شروع کردیا۔ انہوں نے کہا کہ جونہی تلاشی آپریشن شروع کردیا گیا تو وہاں موجود دہشت گردوں نے سیکورٹی فورسز پر فائرنگ کی اور فرار ہونے کی کوشش کی تاہم جوابی کارروائی کے دوران سیکورٹی فورسز نے مورچہ زن ہوکر فائرنگ کی۔ انہوں نے کہا کہ جنگلات میں مختصر وقفے تک گولی باری کا تبادلہ ہوا جس دوران ایک فوجی اہلکار زخمی ہو گیا جس کو علاج کیلئے اسپتال منتقل کیا گیا۔ جھڑپ کی تصدیق کرتے ہوئے مائیکرو بلاگنگ پلیٹ فارم ایکس پر فوج کی وائٹ نائٹ کور نے لکھا'' ایک انٹیلی جنس پر مبنی آپریشن میں جموں کشمیر پولیس کے ساتھ صبح سویرے فوج کے کے الرٹ دستوں نے چھترو کے عام علاقے میں دہشت گردوں کے ساتھ رابطہ قائم کیا ہے۔ دہشت گردوں سے فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔ آپریشن جاری ہے''۔ ادھر پولیس نے کہا کہ دہشت گردوں کے ساتھ فائرنگ کے ابتدائی تبادلے میں فوج کا ایک پیرا ٹروپر زخمی ہوا۔ اسے مزید علاج کیلئے فوری طور پر کمانڈ اسپتال ادھم پور منتقل کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ علاقے میں آپریشن جاری ہے اسی دوران سیکورٹی فورسز نے پونچھ ضلع کے سرحدی علاقوں میں مشتبہ نقل وحرکت کے بعد تلاشی مہم شروع کی۔ ذرائع نے بتایا کہ بالاکوٹ مینڈھر سرحدی علاقوں میں مشتبہ افراد کی نقل وحرکت کی اطلاعات کے بعد اسپیشل آپریشنز گروپ، فوج اور سی آر پی ایف نے آپریشن شروع کیا تھا۔ فورسز ہائی الرٹ پر ہیں اور مقامی لوگوں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں کسی بھی مشکوک نقل وحرکت کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔

108

میں الیکشن لڑ رہی ہے اور اسے عوام کی بھرپور حمایت کا یقین ہے۔ بڈگام میں صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے الطاف بخاری نے کہا کہ ہمارے کارکنان اس حلقے کے 120 میں سے 20 سے زائد دیہات کا احاطہ کر چکے ہیں اور اللہ کے فضل سے ہمیں اچھے رسپانس کی امید ہے۔ حریف پارٹیوں پر طنز کرتے ہوئے سید الطاف بخاری نے کہا کہ بی جے پی، این سی اور پی ڈی پی نے طویل عرصے سے لوگوں کے جذبات سے کھیلا ہے۔ ان کی پالیسیوں یا پروگراموں میں صرف ان کے ناموں میں کوئی حقیقی فرق نہیں ہے۔ حکمران جماعت نیشنل کانفرنس کے اختیارات نہ ہونے کے دعوے پر ایک سوال کے جواب میں الطاف بخاری نے کہا کی اگر کوئی حکومت کہتی ہے کہ اس کے پاس کچھ نہیں ہے، تو یہ شرم کی بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے پاس تمام اختیارات ہوتے ہیں اگر انہیں گورنر کی اجازت کی ضرورت ہو، یہ ان کا مسئلہ ہے۔ الطاف بخاری نے کہا کہ یونین ٹریٹری میں گورنر فرائض میں سربراہ ہوتا ہے، اور ریاست کا درجہ ان لوگوں کیلئے کبھی رکاوٹ نہیں ہوتا جو کام کرنا چاہتے ہیں۔

109

سخت کارروائی کی ہدایات جاری کیں اور اس بات پر زور دیا کہ تمام پتھر توڑنے والی مشینیں مقررہ ماحولیاتی معیار اور پیرامیٹروں کے مطابق ہی کام کریں۔ اُنہوں نے عمر عبداللہ حکومت کے دیرپا ترقی کو یقینی بنانے کے عزم کا اعادہ کیا جو ماحولیاتی تحفظات سے ہم آہنگ ہو۔ جائزہ میٹنگ میں ضلع ترقیاتی کمشنر راجوری ابھیشیک شرما؛ چیف انجینئر جل شکتی حنیف چودھری، اے ڈی ڈی سی، ایس ای پی ڈبلیو ڈی، جل شکتی اور پی ڈبلیو ڈی کے ایگزیکٹیو انجینئروں، اے سی ڈی، اے سی پی، کنزرویٹر آف فارسٹ اور ڈویژنل آفیسر پولیوشن کنٹرول بورڈ سمیت دیگر سینئر افسران نے شرکت کی۔ وزیر جاوید رانا نے ضلع انتظامیہ اور فیلڈ محکموں کی جانب سے فلیگ شپ اقدامات کی عمل آوری میں کی جانے والی کاوشوں کو سراہا اور اُن پر زور دیا کہ وہ مستقل رفتار برقرار رکھیں تا کہ بروقت اور معیاری نتائج یقینی بنائے جاسکیں جو براہ راست راجوری کے لوگوں کو فائدہ پہنچائیں۔ کہ تمام پتھر توڑنے والی مشینیں مقررہ ماحولیاتی معیار اور پیرامیٹروں کے مطابق ہی کام کریں۔ اُنہوں نے عمر عبداللہ حکومت کے دیرپا ترقی کو یقینی بنانے کے عزم کا اعادہ کیا جو ماحولیاتی تحفظات سے ہم آہنگ ہو۔ جائزہ میٹنگ میں ضلع ترقیاتی کمشنر راجوری ابھیشیک شرما؛ چیف انجینئر جل شکتی حنیف چودھری، اے ڈی ڈی سی، ایس ای پی ڈبلیو ڈی، جل شکتی اور پی ڈبلیو ڈی کے ایگزیکٹیو انجینئروں، اے سی ڈی، اے سی پی، کنزرویٹر آف فارسٹ اور ڈویژنل آفیسر پولیوشن کنٹرول بورڈ سمیت دیگر سینئر افسران نے شرکت کی۔ وزیر جاوید رانا نے ضلع انتظامیہ اور فیلڈ محکموں کی جانب سے فلیگ شپ اقدامات کی عمل آوری میں کی جانے والی کاوشوں کو سراہا اور اُن پر زور دیا کہ وہ مستقل رفتار برقرار رکھیں تا کہ بروقت اور معیاری نتائج یقینی بنائے جاسکیں جو براہ راست راجوری کے لوگوں کو فائدہ پہنچائیں۔ جائزہ میٹنگ میں ضلع ترقیاتی کمشنر راجوری ابھیشیک شرما؛ چیف انجینئر جل شکتی حنیف چودھری، اے ڈی ڈی سی، ایس ای پی ڈبلیوڈی، جل شکتی اور پی ڈبلیوڈی کے ایگزیکٹیو انجینئروں، اے سی ڈی، اے سی پی، کنزرویٹر آف فارسٹ اور ڈویژنل آفیسر پولیوشن کنٹرول بورڈ سمیت دیگر سینئر افسران نے شرکت کی۔ وزیر جاوید رانا نے ضلع انتظامیہ اور فیلڈ محکموں کی جانب سے فلیگ شپ اقدامات کی عمل آوری میں کی جانے والی کاوشوں کو سراہا اور اُن پر زور دیا کہ وہ مستقل رفتار برقرار رکھیں تا کہ بروقت اور معیاری نتائج یقینی بنائے جا سکیں جو براہ راست راجوری کے لوگوں کو فائدہ پہنچائیں

110

بائڈیم یونٹ نے ابتدائی آگ پر قابو پانے کی کارروائی شروع کی جسکے بعد، شہید گنج، حبہ کدل، اور صفا کدل اسٹیشنوں سے کمک بھیجی گئی۔ انہوں نے کہا کہ آگ شدید تھی، لیکن بروقت ردعمل نے اس پر قابو پالیا اور مزید نقصان کو روک دیا جبکہ آگ بجھانے کی کارروائی کے دوران ایک فائر مین زخمی ہوگیا۔ اہلکار نے مزید کہا کہ زخمی فائر فائٹر کو فوری طور پر علاج کیلئے ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ آگ لگنے کی اصل وجہ کی تفتیش جاری ہیا نہوں نے کہا کہ آگ شدید تھی، لیکن بروقت ردعمل نے اس پر قابو پالیا اور مزید نقصان کو روک دیا جبکہ آگ بجھانے کی کارروائی کے دوران ایک فائر مین زخمی ہوگیا۔ اہلکار نے مزید کہا کہ زخمی فائر فائٹر کو فوری طور پر علاج کیلئے ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ آگ لگنے کی اصل وجہ کی تفتیش جاری ہے

111

ڈالی، ان کے بعد فاروق عبداللہ اس کے سربراہ مقرر کئے گئے اور ان کے بعد اب عمر عبداللہ نیشنل کانفرنس کے روح رواں ہیں اور ان کے بعد اب ان کے شہزادے نیشنل کانفرنس کی کمان سنبھالیں گے۔ قائد حزب اختلاف نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے صدہور کو دیکھیں۔ کشا باؤ ٹھاکرے، لعل کشن ایڈوانی، نتن گڈکری، راج ناتھ سنگھ، جے پرکاش نڈا اور اس سے پہلے جو صدر رہے ہیں ان کا کوئی سیاسی بیک گراونڈ نہیں تھا۔ یہ صرف نیشنل کانفرنس میں ہی چلتا ہے کہ صدارت عبداللہ خاندان کو ہی ملنی چاہیے۔

112

عارضی طور پر ہائرسیکنڈریوں ہائی اسکولوں میں کنٹریکچول بنیادوں پر تعینات کیا جاتا ہے۔ اعداد وشمار کے مطابق جموں کشمیر میں 64-70 فیصد سرکاری اسکول، بجلی، پانی، سڑک لیبریری، کھیل کے میدان اور اسکول عمارت سے بھی محروم ہیں۔ دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی اور جموں وکشمیر میں اب بھی ماڈرن ایجوکیشن اور نئی تعلیمی پالسی اپنانے کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہورہا ہے کی کس چیز کی ہے سرکار کی جانب سے رقومات فراہم کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑ دی جاتی ہے۔ منصوبے پالسیاں حکمت عملی اپنانے کا بار بار اعلان کیا جاتا ہے تو پھر ناکامی کیوں۔ کیاں جموں وکشمیر کے سرکاری اسکولوں میں زیرتعلیم، طلاب، کمپوٹرلیب، ڈیجٹل سہولیات، انٹرنیٹ کی حصول یابی کے اہل نہیں ہے ں۔ گر قوائد وضوابط میں اس بات کوشامل کیا گیا ہے دکی کس چیز کی ہے سرکار کی جانب سے رقومات فراہم کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑ دی جاتی ہے۔ منصوبے پالسیاں حکمت عملی اپنانے کا بار بار اعلان کیا جاتا ہے تو پھر ناکامی کیوں۔ کیاں جموں وکشمیر کے سرکاری اسکولوں میں زیرتعلیم، طلاب، کمپوٹرلیب، ڈیجٹل سہولیات، انٹرنیٹ کی حصول یابی کے اہل نہیں ہے ں۔ گر قوائد وضوابط میں اس بات کوشامل کیا گیا ہے دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی اور جموں وکشمیر میں اب بھی ماڈرن ایجوکیشن اور نئی تعلیمی پالسی اپنانے کا خواب شرمندہ وتعبیر نہیں ہورہا ہے کی کس چیز کی ہے سرکار کی جانب سے رقومات فراہم کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑ دی جاتی ہے۔ منصوبے پالسیاں حکمت عملی اپنانے کا بار بار اعلان کیا جاتا ہے تو پھر ناکامی کیوں۔ کیاں جموں وکشمیر کے سرکاری اسکولوں میں زیرتعلیم، طلاب، کمپوٹرلیب، ڈیجٹل سہولیات، انٹرنیٹ کی حصول یابی کے اہل نہیں ہے ں۔ گر قوائد وضوابط میں اس بات کوشامل کیا گیا ہے کی کس چیز کی ہے سرکار کی جانب سے رقومات فراہم کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑ دی جاتی ہے۔ منصوبے پالسیاں حکمت عملی اپنانے کا بار بار اعلان کیا جاتا ہے تو پھر ناکامی کیوں۔ کیاں جموں وکشمیر کے سرکاری اسکولوں میں زیرتعلیم، طلاب، کمپوٹرلیب، ڈیجٹل سہولیات، انٹرنیٹ کی حصول یابی کے اہل نہیں ہے ں۔ گر قوائد وضوابط میں اس بات کوشامل کیا گیا ہے دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی اور جموں وکشمیر میں اب بھی ماڈرن ایجوکیشن اور نئی تعلیمی پالسی اپنانے کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہورہا ہے کی کس چیز کی ہے سرکار کی جانب سے رقومات فراہم کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑ دی جاتی ہے۔ منصوبے پالسیاں حکمت عملی اپنانے کا بار بار اعلان کیا جاتا ہے تو پھر ناکامی کیوں۔ کیاں جموں وکشمیر کے سرکاری اسکولوں میں زیرتعلیم، طلاب، کمپوٹرلیب، ڈیجٹل سہولیات، انٹرنیٹ کی حصول یابی کے اہل نہیں ہے ں۔ گر قوائد وضوابط میں اس بات کوشامل کیا گیا ہے کہ ہرایک سرکاری اسکول کو انٹرنیٹ سہولیت کے ساتھ جوڑ دیا جائیگا اور تمام سرکاری اسکولوں میں زیرتعلیم طلاب کو لیبریری، لیبارٹری، کھیل کا میدان، سڑک، پانی، بجلی کی سہولیات دستیاب ہوگی تو ساتھ سے 78 فیصد اسکولوں میں یہ سہولیات دستیاب نہ ہونا کیا ماڈرن ایجوکیشن کی نشانی ہے کیا یہ قومی تعلیمی پالسی کی عکاسی ہے۔ ذمہ داروں آخر کب تک یہ سلسلہ جاری رہے گا

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE INAYAT JAMAL

1.FAYAZ AHMAD DAR S/O GHULAM MOHAMMAD DAR R/O BAGATI KANIPORA TEHSIL B.K PORA
[CAVEATORS]
Versus
Public at Large
...Non-Caveator's
In the matter of : Caveat Petition.
The caveators apprehand that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court.

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE INAYAT JAMAL

1.ABDUL GAFAR BHAT S/O ABDUL AZIZ BHAT R/O DURBUGH CHADOORA.
2. ABDUL HAMID BHAT S/O ABDUL GAFAR BHAT R/O DURBUGH CHADOORA
[CAVEATORS]
Versus
Public at Large
...Non-Caveator's
In the matter of : Caveat Petition.
The caveators apprehand that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court.

GOVERNMENT OF JAMMU& KASHMIR
OFFICE OF THE NAIB TEHSILDAR ZAINAKOTE SRINAGAR

SUBJECT . APPLICATION ON BEHALF OF SHRI/SMT MUFTI ADIL BASHIR SHAH S/O BASHIR AHMAD SHAH R/O UMAR ABAD ZAINAKOTE SRINAGAR TEHSIL CENTRAL SRINAGAR FOR ISSUANCE OF LEGAL HEIR /DEPENDENT CERTIFICATE TO THE NOKs OF DECEASED NAMELY BASHIR AHMAD SHAH S/O GHULAM MOHAMMAD SHAH R/O UMAR ABAD ZAINAKOTE SRINAGAR

PUBLIC NOTICE

NOTICE IS HEREBY GIVEN FOR THE INFORMATION OF PUBLIC IN GENERAL THAT SHRI / SMT BASHIR AHMAD SHAH S/O GHULAM MOHAMMAD SHAH R/O UMAR ABAD ZAINAKOTE SRINAGAR TEHSIL CENTRAL SRINAGAR WHO EXPIRE ON 19-09-2025 LEFT BEHIND FOLLOWING TABULATED FAMILY MEMBERS :

S.NO	NAME OF FAMILY MEMBER	RELATION WITH APPLICANT	AGE	MARITAL STATUS	M. INCOME	OCCUPATION
1.	MUFTI ADIL BASHIR SHAH	SON	39	MARRIED	20000	BUSINESS
2.	MUFTI ABID BASHIR	SON	38	MARRIED	20000	BUSINESS

ANY PERSON OR PERSONS HAVING ANY RIGHT TITLE OR INTEREST BY WAY OF SUCH CLAIM AGAINST THE SUBJECT MATTER SUBMIT THEIR CLAIM IN WRITING TO THE
UNDERSIGNED ALONG WITH THE DOCUMENTARY EVIDENCES IN SUPPORT OF HIS THEIR CLAIM THEREOF WITHIN A PERIOD OF SEVEN DAYS OF THE PUBLICATION
OF SAID NOTICE FAILLING WHICH THE CLAIMS IF ANY SHALL BE DEEMED TO HAVE WAIVED.
NAIB TEHSILDAR ZAINAKOTE
SRINAGAR

انسانی غذا میں حیوانی لحمیات کی اہمیت

حیوانی ذرائع سے حاصل ہونے والی خوردنی اشیاء مثلاً دودھ اور اس کی مصنوعات، گوشت، مچھلی، پولٹری اور انڈوں کا انسانی غذا میں سب سے اہم کردار یہ ہے کہ وہ ہمیں اعلیٰ درجہ کی پروٹین یعنی لحمیات فراہم کرتے ہیں۔ لحمیات نہ صرف لازمی امینوایسڈ فراہم کرتے ہیں جن سے ہمارے جسم کے خلیات جنم لیتے ہیں بلکہ یہ مرکزی لحمیات اور خامروں کی صورت میں نہایت اہم ہونے کے ساتھ ساتھ زندگی کے لازمی افعال مثلاً تولید، خلیات کی نشوونما، بالیدگی، خلیات کی تفریق، وائرس کی سرگرمیوں اور جینیاتی سرگرمیوں میں بھی عمل افزاء کے طور پر کام کرتے ہیں۔

لحمیات امینوایسڈز سے بنتے ہیں جن میں سے چند ایک لازمی ہوتے ہیں ابتدائی مطالعات کے مطابق ایسے امینوایسڈز جن کی لیبارٹریوں میں استعمال ہونے والے تجرباتی جانوروں کی خوراک میں عدم موجودگی نشوونما میں رکاوٹ یا موت کا سبب بن سکتی ہوان کو لازمی امینوایسڈز کہا جاتا ہے۔

امینوایسڈز کی غذائی جماعت بندی ذیل میں دی گئی ہے۔

لازمی امینوایسڈز (Essential Amino acids): ہسٹڈین، لائی سین، ٹرپٹوفین، فینائل الانین، میتھائیونین، تھریونین، لیوسین، آئسولیوسین، اور وے لین۔

نیم لازمی امینوایسڈز (Semi Essential Amino acids): آرجنین، ٹائروسین، سسٹین، گلائی سین اور سیرین۔

غیر لازمی امینوایسڈز (Non Essential Amino acids): گلوٹامک ایسڈ، اسپارٹک ایسڈ، الانین، پرولین، اور ہائیڈروکسی پرولین۔

نیم لازمی امینوایسڈز میں سے آرجنین اور گلائی سین مرغیوں کے لیے لازمی ہیں۔ ٹائروسین اور سسٹین بالترتیب فینائل الانین اور میتھائیونین کے جزوی متبادل ہیں۔ سیرین، گلاسین کا جزوی یا مکمل متبادل ہوسکتا ہے۔

لحمیات کی درجہ بندی:

لحمیات کی گروہ بندی اس بناء پر کی جاسکتی ہے کہ وہ حیوانات سے حاصل ہوتے ہیں یا نباتات سے اس طرح انہیں دو اقسام حیوانی لحمیات اور نباتاتی لحمیات میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

حیوانی لحمیات میں لازمی امینوایسڈز نباتاتی لحمیات کے مقابلہ میں زیادہ مقدار اور تعداد میں موجود ہوتے ہیں اوران کی غذائی قدروقیمت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ لحمیات کی غذائی اہمیت اور قدروقیمت کا اندازہ کرنے کے لیے سفید چوہوں میں نشوونما کی شرح کو پیمانہ تصور کیا جاتا ہے۔ مقررہ وقت میں ایسے چوہے جن کی خوراک میں لحمیات شامل ہوں نباتاتی لحمیات کھانے والے چوہوں کے مقابلے میں دو تین گنا زیادہ وزن حاصل کرلیتے ہیں۔

دو حیوانی لحمیات اس سے مستثنیٰ ہیں ایک کولاجن یا جیلاٹن اور دوسری الاسٹن، یہ دونوں لحمیات گوشت کے تالیفی خلیات میں پائے جاتے ہیں۔

امینوایسڈز کے درمیان حیاتیاتی فرق کے جدید علم کی بناپر لحمیات کی درجہ بندی مکمل اور نامکمل لحمیات کی صورت میں کی جاتی ہے۔ حیاتیاتی لحاظ سے مکمل لحمیات وہ ہیں جن میں ہماری جسمانی ضرورت کے تمام لازمی امینوایسڈز مناسب مقدار میں موجود ہوں۔

تقریباً تمام حیوانی لحمیات کو ہم مکمل لحمیات کی فہرست میں شامل کرسکتے ہیں۔ نامکمل لحمیات میں ایک یا ایک سے زیادہ امینوایسڈز کی کمی ہوتی ہے یہ کمی مطلق یا مقابلتاً ہوسکتی ہے۔ زیادہ تر نباتاتی لحمیات اس بنا پر نامکمل قرار دیے جاتے ہیں کیونکہ ان میں کوئی نہ کوئی لازمی امینوایسڈ غائب یا مفقود ہوتا ہے۔

مختلف اشیاء کی غذائی قدروقیمت کا مقابلہ کرنے کے لیے انڈے کی لحمیات کو معیار مانا جاتا ہے۔

انڈے میں موجود لازمی امینوایسڈز سے ان کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔ انڈے کی لحمیات زیادہ قابل ہضم ہیں۔ لحمیات کی غذائی قدروقیمت میں لازمی امینوایسڈز کی ترکیب کے علاوہ جو عوامل اہم ہیں ان میں امینوایسڈز کا آزاد حالت میں ہونا اور لحمیات کی ہضم پذیری بھی شامل ہیں۔ بے شمار تجربات سے ثابت ہوچکا ہے کہ نباتاتی لحمیات کے برعکس حیوانی لحمیات زیادہ ہضم پذیر ہیں۔

ان غذاؤں مثلاً دودھ، گوشت اور انڈوں کے امینوایسڈز میں استعمال ہونے کی صلاحیت بہت اعلیٰ ہے۔

ہماری خوراک میں لحمیات کی ضروری مقدار:

اس میں شک نہیں کہ انسانی لحمیاتی ضروریات جن کا اندازہ بچوں اور نوجوانوں میں نشوونما اور تحویل کے تجربات کی بناپر کیا گیا ہے۔ نباتاتی اور حیوانی لحمیات کو ملا کر استعمال کرنے سے بطریق احسن پوری کی جاسکتی ہیں۔

بعض نباتاتی لحمیات جن میں کسی خاص لازمی امینوایسڈ کی کمی ہو سے مشکلات بھی پیدا ہوسکتی ہیں انسانی ضروریات قدرے کم حیوانی لحمیات سے بھی پوری کی جاسکتی ہیں۔ یہ امر مسلّم ہے کہ حیوانی لحمیات غذائی معیار کے لحاظ سے نباتاتی لحمیات کے مقابلہ میں بہترین ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں ترقی پذیر ممالک کی نسبت حیوانی لحمیات زیادہ مقدار میں پائی جاتی ہیں اور جوں جوں عوام کی معاشی حالت بہتر ہوتی جاتی ہے ان میں حیوانی لحمیات کا استعمال بھی بڑھتا جاتا ہے۔

ترقی یافتہ ممالک میں لوگ

حیوانی لحمیات کو زیادہ سے زیادہ اپنی خوراک میں شامل کرتے ہیں۔

لحمیات کی قلت کے اثرات

بہت سے ترقی پذیر ممالک میں خوراک عموماً اناج اور دالوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس میں حیوانی ذرائع سے حاصل شدہ خوراک بہت کم شامل ہوتی ہے۔ حیوانی غذائیں ان علاقوں میں بہت کم دستیاب ہوتی ہیں۔ حیوانی لحمیات کی قیمتیں عوام کی قوت خرید سے بہت زیادہ ہوتی ہیں۔

حیوانی لحمیات کی اس کمی سے سوئے تغذیہ (Mal Nutrition) کی علامات پھیل رہی ہیں جو بچوں میں ایک بیماری "کاشرکر" کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ یہ بیماری غذائی قلت کی ایک شدید پیچیدہ شکل ہے۔

قلت غذا کے علاقوں میں اکثر بچوں کی تقریباً 6 ماہ تک نشوونما تسلی بخش ہوتی ہے۔ ان کا وزن بھی دوسرے بچوں کی طرح ہی بڑھتا ہے کیونکہ ان کی لحمیات کی ضروریات ماں کے دودھ سے پوری ہوتی رہتی ہیں۔

6 ماہ کی عمر کے بعد ان کی لحمیاتی ضروریات میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ اول توان کی نشوونما میں اضافے کی وجہ سے اور دوسرے تیزی سے بڑھتے والے عضلات کے سبب اگر اس دوران بڑھتی ہوئی لحمیات کی ضروریات پوری نہ کی جائیں تو نشوونما رک جاتی ہے۔ اگر قلت غذا زیادہ شدید نوعیت کی ہوتو بیماری کی علامات ظاہر ہونا شروع ہوجاتی ہیں۔

جدید تحقیقات سے ظاہر ہوا ہے کہ ان حالات میں نہ صرف جسمانی نشوونما بلکہ بچے کی دماغی صلاحیت بھی متاثر ہوتی ہے۔

دماغ وہ حصہ ہے جو جسم میں سب سے تیزی سے بڑھتا ہے۔ ایک سال کی عمر میں یہ اپنی کل جسامت کا 70 فیصد حاصل کرلیتا ہے۔ 3 سال کی عمر میں دماغ کی جسامت 80 فیصد ہو جاتی ہے یہ انتہائی تیز نشوونما اس وقت ہوتی ہے جب اکثر بچوں کو لحمیات کی مناسب مقدار میسر نہیں ہوتی۔ لحمیات کی قلت کی علامات کی روک تھام کا سادہ ترین طریقہ یہی ہے کہ خوراک میں بہترین قسم کی لحمیات کے لیے حیوانی غذائیں مناسب مقدار میں شامل کی جائیں۔

خوراک میں اتنی توانائی بھی موجود ہو جو ان لحمیات کے مناسب استعمال کے لیے ضروری ہے۔

اگرچہ دودھ، انڈے اور گوشت کی غذائی قدروقیمت مسلّم ہے تاہم ان کی پیداوار اکثر نباتاتی لحمیات کے مقابلے میں منافع بخش ہوتی ہے۔ جانوروں کی خوراک کو حیوانی لحمیات میں تبدیل کرنے کا عمل اکثر سست اور مہنگا ہوتا ہے۔ بہر حال ایسی اشیاء کی بھی کمی نہیں جو انسانی خوراک میں استعمال نہیں ہو سکتیں بلکہ صرف جانوروں کی خوراک ہی میں اعلیٰ قسم کی حیوانی پروٹین حاصل کرنے کے لیے استعمال ہوسکتی ہیں۔ مختصراً یہ کہ حیوانی مصنوعات کی بہتر پیداوار اور خوراک میں ان کا مناسب استعمال ہماری جسمانی اور دماغی صحت کا ضامن ہے۔ MNN

بچوں کے لئے ناشتا بہت ضروری ہے

بچے کی زندگی کے ابتدائی برس بہت اہم ہوتے ہیں، اس لئے کہ اس زمانے میں اس کی ذہنی وجسمانی نشوونما کی رفتار بہت تیز ہوتی ہے۔ اس زمانے میں جسم ودماغ کے خلیات (سیلز) کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوتا ہے۔ ابتدائی برسوں میں بچے کی 90 فیصد ذہانت اُبھر کر سامنے آجاتی ہے اور معمول کی جسمانی وذہنی بڑھوتری اور فروغ کے ساتھ اس میں جذبات، خواہشات اور احساسات کے اظہار کی صلاحیت بھی پنپنے لگتی ہے۔

اس زمانے میں بچے کو متوازن غذا کی بے حد ضرورت ہوتی ہے۔ متوازن غذا کی عدم دستیابی کی صورت میں بچے کے بڑھنے اور نشوونما پانے کی صلاحیت پر خراب اثر پڑتا ہے۔ صبح کی پہلی غذا، یعنی ناشتا اس ضمن میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے، جو بچے عام طور پر صبح کے وقت ناشتا کرنے کے عادی نہیں ہوتے، وہ پڑھائی میں اپنی جماعت کے دوسرے ساتھیوں سے پیچھے رہتے ہیں، جب کہ وہ بچے جو روزانہ ناشتا کر کے سکول جاتے ہیں، وہ اپنے ہم جماعتوں سے سبقت لے جاتے ہیں۔

ایسے بچوں کا تعلیمی ریکارڈ بہت اچھا ہوتا ہے۔

برطانیہ کی لیڈز یونیورسٹی (LEEDS UNIVERSITY) میں کی گئی ایک تحقیق سے پتا چلا ہے کہ سکول جانے والے ایسے بچے جو صبح کے پہلے کھانے کو کوئی اہمیت نہیں دیتے، وہ امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے میں بھی ناکام رہتے ہیں۔ اس رجحان میں دوسرے عوامل بھی شامل ہیں، جو بچے کی تعلیمی کارکردگی پر اثر انداز ہوتے ہیں، مثلاً بچے کے والدین کی مالی طور پر کمزور سماجی حیثیت وغیرہ۔

تحقیق کاروں کے مطابق بچے کی پڑھائی میں دلچسپی زنجیر کی وہ پہلی کڑی ہے، جس کا ناشتے اور تعلیمی کارکردگی سے تعلق ہے۔ لیڈز یونیورسٹی میں پڑھانے والی ماہر نفسیات ڈاکٹر کیٹی نے بتایا کہ ہمارا تعلیمی نصاب اس طرح بنایا گیا ہے کہ سکول آنے والے بچے اگر صبح کا آغاز ناشتے سے نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے دماغوں کو ضروری ایندھن فراہم نہیں کرتے اور اس طرح وہ اپنا نقصان کرتے ہیں اور اپنے مستقبل کو داؤ پر لگاتے ہیں۔

ہمارے مرتبہ نصاب میں دماغ کی فعالیت بہت ضروری ہے۔

برطانیہ میں 5 لاکھ ایسے بچے ہیں، جو صبح کا ناشتا کرنے سے محروم رہتے ہیں، اس لئے کہ ان کے والدین کے معاشی حالات اچھے نہیں ہیں، لہٰذا وہ مجبوراً خالی پیٹ سکول جاتے اور تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن چونکہ ان کے دماغ فعال نہیں ہوتے، اس لئے وہ جو کچھ پڑھتے ہیں، بھول جاتے ہیں۔

روزانہ متوازن ناشتا کرنے سے بچے کے دماغ پر بہت مثبت اثرات پڑتے ہیں اور اُس کی فہم وادراک کی قوت خوب کام کرتی ہے۔ متوازن ناشتے میں نشاستہ (کاربوہائیڈریٹ)، لحمیات (پروٹینز)، چکنائی، حیاتین (وٹامنز) اور معدنیات (منرلز) کی مناسب مقدار ہوتی ہے۔

ڈاکٹر کیٹی کے مطابق جب بچے کو دن کے آغاز میں ضروری واہم غذائیت والا کھانا نہیں ملتا تو سکول میں اس کی کارکردگی ضرور متاثر ہوتی ہے۔

اس ضمن میں ایک سروے کرایا گیا، جس میں مغربی یارک شائر (WEST YORKSHIRE) کے علاقے میں سکولوں اور کالجوں کے تقریباً 300 طلباء شریک تھے۔ تحقیق کاروں کو اس سروے سے معلوم ہوا کہ سکول آنے والے 29 فیصد بچے کبھی کبھار ناشتا کرتے یا بالکل نہیں کرتے ہیں، جب کہ 18 فیصد بچے شاذونادر ہی ناشتا کرتے ہیں اور 53 فیصد بچے اکثر ناشتا کرتے ہیں۔ وہ بچے جو کبھی کبھار ناشتا کرتے تھے، انھوں نے امتحانات میں ان بچوں سے بہت کم نمبر حاصل کیے، جو روزانہ ناشتا کرنے کے عادی تھے۔

اس سلسلے میں سماجی حیثیت، عمر، جنس، وزن معلوم کرنے کے طریق کار (BMI) اور نسلی گروہ جیسے عوامل کو چیک کرنے کے بعد یہ بات واضح ہوگئی کہ جو بچے ناشتے سے بھاگتے یا غربت کی وجہ سے ناشتا نہیں کرپاتے اور خالی پیٹ سکول جاتے ہیں، ان کی تعلیمی کارکردگی ناقص ہوتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ ناشتے میں بچوں کو دودھ ضرور پینا چاہیے، اس لئے کہ دودھ ایک مکمل غذا ہے۔

جدید تحقیق بھی اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ دودھ بے حد مفید غذا ہے اور اس میں تقریباً وہ سارے صحت بخش اجزاء شامل ہوتے ہیں، جن کی جسم کو ضرورت ہوتی ہے۔ دودھ کا خاص جز و کیلسیئم ہے، جو ہڈیوں اور دانتوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اس کے علاوہ ناشتے میں بچوں کو دال اور پالک بھی دی جاسکتی ہے۔ دال میں لحمیات ہوتی ہیں، جب کہ پالک میں فولاد اور حیاتین الف (وٹامن اے) بھی پائی جاتی ہے۔

ایک اور مفید ترین غذا، یعنی گاجر بھی ناشتے میں دی جاسکتی ہے، اس میں بھی حیاتین الف ہوتی ہے، جو آنکھوں اور جگر کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔

برطانیہ میں تعلیم کے ایک شعبے نے دو خیراتی اداروں، یعنی چیرٹی میجک بریک فاسٹ (MAGIC BREAKFAST CHARITY) اور فیملی ایکشن (FAMILY ACTION) کو فنڈ دے کر اور معاشی طور پر کمزور گھریلو حالات والے بچوں کو دیکھتے ہوئے بریک فاسٹ نامی ایک پروگرام شروع کیا ہے، جس کے تحت برطانیہ میں واقع 1800 سے زیادہ غریب سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کو مفت ناشتے تقسیم کیے گئے۔

اس کے علاوہ لندن میں 480 سکولوں کو بھی مفت ناشتا فراہم کیا گیا۔ اس پروگرام کو قانونی شکل دی جارہی ہے، تاکہ مستقل بنیاد پر بلاتفریق غریب سکولوں کو مفت ناشتا ملتا رہے اور ملک کی نوجوان نسل صحت مند اور توانا رہے۔ برطانیہ میں کچھ سکول ایسے بھی ہیں، جنھوں نے ناشتے کے ذاتی کلب تک قائم کر رکھے ہیں۔ ان کلبوں کو مختلف کمپنیاں فنڈ دیتی رہتی ہیں، مثلاً کیلگس (KELLOGGS) وغیرہ۔

میجک بریک فاسٹ پروگرام کے چیف ایگزیکٹو کے مطابق یہ پروگرام ایک ایسا بصیرت افروز پروگرام ہے، جو سکولوں اور کالجوں میں بچوں کے لئے ناشتے کی قدروا ہمیت اور افادیت کو آشکار کرتا ہے۔ یہ حصول علم کی راہ میں موجود بہت ساری رکاوٹوں کو دور کرنے کا سبب بنتا ہے، اس لئے کہ ایک صحت مند جسم میں ہی ایک صحت مند دماغ ہوتا ہے اور برطانیہ کی نئی نسل کو تندرست وتوانا ہونا چاہیے، کیونکہ انھوں نے ہی مستقبل کی باگ ڈور سنبھالنی ہے۔

درخشاں مستقبل کے لئے اچھی صحت کا ہونا بے حد ضروری ہے۔ اس لئے کہ اچھی صحت ہی تعلیم کے حصول میں مدد دیتی ہے اور تعلیم ملک کی ترقی کے لئے اتنی ہی ضروری ہے، جس طرح جسم کے لئے صحت مند خون۔ نئی نسل جب ذہنی وجسمانی نشوونما پاتی ہے تو معاشرے کی ترقی وخوشحالی یقینی ہوجاتی ہے۔ مذکورہ پروگرام کے مینیجر نکولا ڈالٹن نے کہا کہ ناشتا بچوں کی ذہنی وجسمانی نشوونما کے لئے اتنا ضروری ہے کہ یہ والدین کی پہلی ترجیح ہونا چاہیے۔ جدید تحقیقات کے مطابق ناشتا بچوں کے فہم وادراک میں اضافہ کرتا، کلاس میں ان کی کارکردگی کو شاندار بناتا، ارتکاز توجہ کی طرف مائل کرتا، دوسروں کے ساتھ برتاؤ بہتر کرتا اور ترقی وخوشحالی کی طرف گامزن کرتا ہے۔

MNN

تلبینہ اور دلیہ۔۔۔صحت بخش ناشتے

اناج ایک جادو سا اثر رکھنے والی غذا ہے جو مختلف وٹامنز، معدنیات، فائبر اور اینٹی آکسیڈنٹ سے بھری ہوئی ہے اسی لئے اناج کو صحت کا خزانہ قرار دیا گیا ہے اور یہ بات ایسی غلط بھی نہیں جو لوگ اناج سے بنی غذائیں کھاتے ہیں ان میں دل کے امراض کا خطرہ کم ہوجاتا ہے۔ جرنل جاما انٹرنل میڈیسن میں شائع ہونے والی تحقیق سے وابستہ ماہرین نے 14 برس تک 100 افراد کی غذا اور صحت کے نتائج کی نگرانی کی۔

یہ تمام لوگ 1984ء سے 2010ء تک صحت مند رہے آخری برسوں میں جن 26 لوگوں کی موت واقع ہوئی ان کا سبب دوسرے جسمانی امراض تھے۔ جن لوگوں کی خوراک میں اناج، براؤن چاول، مکئی، دلیہ اور جو زیادہ مقدار میں شامل تھے وہ بالخصوص دل کی بیماریوں میں مبتلا نہیں ہوئے۔ تحقیق کاروں کے مطابق خالص اناج کا 28 گرام یا ایک چھوٹا پیالہ ریشے دار (فائبر) غذا مثلاً دلیہ دن میں ایک بار کھانے سے موت کے خطرے کو 5 جبکہ دل کے دورے اور دیگر امراض کے خطرے کو کم از کم 10 فیصد تک کم کیا جاسکتا ہے۔

ہارورڈ اسکول آف پبلک ہیلتھ سے منسلک ڈاکٹر ہانگیو وو کے مطابق "ان غذائی عادات میں تبدیلی سے اناج کی کھپت میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ نتائج نے خاصا امید افزا ثبوت فراہم کیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ خالص اناج کا کھانا کھانے کے فوائد سے متوقع زندگی میں توسیع ہوسکتی ہے۔ مطالعے کے مصنف ڈاکٹر ہانگیو وو کے مطابق بھوسے والے اناج میں چوکر اور جراثیم رہ جاتے ہیں اس لئے صاف کیے ہوئے اناج میں مثلاً سفید چاول، پاستا، سفید آٹے کے مقابلے میں 25 فیصد زائد اضافی پروٹین رکھتا ہے۔

ڈاکٹر ہانگیو وو کے پچھلے مطالعے میں دکھایا گیا تھا کہ خالص اناج کا استعمال کرنے سے ہڈیوں کی کثافت، بلڈ پریشر میں کمی اور معدے میں صحت مند بیکٹیریا کو افزائش کا موقع ملتا ہے۔ نیز ذیابیطس کا خطرہ کم ہوتا ہے۔

Oat یا جئی میں ایک مخصوص فائبر بیٹا گلوکن ہوتا ہے جو کولیسٹرول (خراب) کی سطح کم کرتا ہے اسی کی وجہ سے دل توانا رہتا ہے۔ علاوہ ازیں قدرتی اور جسمانی قوت مدافعت بڑھانے کی بات آتی ہے تو یہی فائبر صحت مند رہنے کی جنگ میں موثر ترین ہتھیار ثابت ہوتا ہے۔

یادرہے کہ ہمارا جسم قدرتی طور پر بیٹا گلوکن پیدا نہیں کرتا۔ اس لئے بھی اس مرکب کو حاصل کرنے کے لئے واحد راستہ بیرونی ذرائع ہوا کرتے ہیں جو بالخصوص اناج، خمیر، گندم، مشروم اور جئی میں موجود ہوتا ہے۔

تلبینہ۔ ایک نبوی نسخہ ہے

تیار شدہ تلبینہ کے اجزاء میں جو، کاجو، بادام اور پستہ شامل کیا جاتا ہے۔ یہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا نسخہ ہے جو صالح خون بناتا ہے اور کیلشیئم کی کمی کو پورا کرتا ہے۔

حدیث کی رو سے تلبینہ ڈپریشن، تھکن اور پیٹ کے تمام امراض میں مفید ہے۔ کمزور جسم کو طاقتور بناتا ہے۔ بینائی تیز کرتا ہے، جوڑوں کے درد دور کرتا ہے۔ تلبینہ میں مقوی میوے شامل کردینے سے جو یا جئی دونوں اناجوں کے ساتھ غذائیت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ آپ چاہیں تو جو کا دلیہ تیار کر کے میوے گارنش کر کے بھی شامل کرسکتی ہیں اور میوؤں میں کشمش، اخروٹ کوئی موسمی پھل مثلاً اسٹرابیری یا چیری کے موسم میں انہیں بھی شامل کر کے ذائقہ بڑھا سکتی ہیں۔

اور ظاہر ہے کہ دودھ کے ساتھ دلیہ ہو یا تلبینہ بہترین غذائیت پر مشتمل غذا ہوگی۔ جسے کھانے سے جسم میں تکسیدی مادے یعنی اینٹی آکسیڈنٹس کی سطح میں اضافہ ہوگا جو خلیوں کو فری ریڈیکلز (مالیکیولز) سے پہنچنے والے نقصان سے بچاؤ کی ترکیب ہے۔ غرضیکہ تادیر صحت مند رہنے کے لئے سادہ مگر غذائیت سے بھرپور ناشتے کرنا کئی امراض کو پنپنے یا بڑھنے سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔

MNN

لیونل میسی عظیم کھلاڑی ہے، مگر میں خود کو کم نہیں سمجھتا: رونالڈو

نئی دہلی (ایم این این): عالمی شہرت یافتہ فٹبالر کرسٹیانو رونالڈو نے بالآخر لیونل میسی سے متعلق جاری برسوں پرانے گریٹسٹ آف آل ٹائم (گوٹ) مباحثے پر خاموشی توڑ دی۔ انہوں نے کہا کہ لیونل میسی ایک عظیم کھلاڑی ہیں، انہوں نے بہت کچھ حاصل کیا، لیکن میں بھی اپنے کریئر اور کارکردگی پر فخر کرتا ہوں۔ ہم دونوں نے فٹبال کی دنیا کو متاثر کیا ہے اور آخر کار یہ شائقین پر ہے کہ وہ کس کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ پیرز مورگن کے شو پیرز مورگن ان سینسرڈ میں انٹرویو کے دوران میزبان نے سوال کیا کہ کیا میسی دنیا کا بہترین کھلاڑی ہے؟ جس پر رونالڈو نے صاف جواب دیا کہ میسی مجھ سے بہتر ہے؟ میں اس رائے سے متفق نہیں اور میں عاجزی نہیں دکھانا چاہتا۔ انٹرویو میں وین رونی کے پرانے تبصرے کا بھی ذکر ہوا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ میسی، رونالڈو سے بہتر کھلاڑی ہیں، بعد ازاں رونی نے وضاحت کی کہ مجھے رونالڈو سے کوئی دشمنی نہیں، لوگ سمجھتے ہیں کہ میں انہیں ناپسند کرتا ہوں، میں ایسا نہیں، وہ ایک جینئس ہے، اس کی کارکردگی شاندار ہے۔ رونالڈو نے رونی کے بیان پر ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ مجھے ان سے کوئی مسئلہ نہیں۔ یہ بیان سامنے آتے ہی شائقین میں ایک نئی بحث چھڑ گئی۔ یاد رہے کہ رونالڈو اور میسی کے درمیان برتری کی بحث کئی برسوں سے دنیا بھر میں فٹبال کے شائقین کے درمیان جاری ہے۔ واضح رہے کہ رونی اور رونالڈو نے ۲۰۰۴ء سے ۲۰۰۹ء تک مانچسٹر یونائیٹڈ فٹبال کلب کے لیے ایک ساتھ کھیل کر زبردست جوڑی بنائی تھی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ۴۰ برس کی عمر میں بھی رونالڈو کی کارکردگی میں کوئی کمی نہیں آئی، وہ تاریخ رقم کرنے کے قریب ہیں

ہیرس شیلڈ: انجمن خیر الاسلام نے ڈاکٹر انٹونیو ڈی سلوا کو ۲ رن سے شکست دی

نئی دہلی (ایم این این): منگل کو جالی جمخانہ (گھاٹکوپر) میں کھیلے گئے ہیرس شیلڈ کے دلچسپ مقابلے میں انجمن خیر الاسلام نے ڈاکٹر انٹونیو ڈی سلوا کو محض ۲ رن سے شکست دے کر ہیرس شیلڈ کے پہلے راؤنڈ میں شاندار کامیابی حاصل کی۔ ٹاس جیت کر ڈاکٹر انٹونیو ڈی سلوا نے فیلڈنگ کا فیصلہ کیا، جو ابتدا میں بہتر ہوتا نظر آیا۔ انجمن خیر الاسلام نے مقررہ ۲۴ اوورں میں ۵ وکٹوں کے نقصان پر ۱۷۹ رن بنائے۔ بارش کے سبب میچ کم اووروں کا کھیلا گیا تھا۔ عمیر زبیر نے ۴۷ گیندوں پر ۶۵ رن جبکہ محمد زید نے صرف ۱۸ گیندوں پر طوفانی بلے بازی کرتے ہوئے ۴۷ رن بنائیاور میچ میں جوش بھر دیا، جس میں ۵ چھکے اور ۳ چوکے شامل تھے۔ شایان شیخ نے بھی ۳۳ رنوں کی اہم اننگز کھیلی اور ان کے ساتھ مل کر ۸ اووروں میں ۵۰ رنوں کی شاندار پارٹنرشپ کی جس نے ٹیم کو مضبوط اسکور تک پہنچایا۔

نوجوانوں کو ہرمن کا مشورہ، خواب دیکھنا بند نہ کریں

نئی دہلی (ایم این این): بچپن میں اپنے والد کا بڑا بیٹ تھام کر کرکٹ کے ابتدائی سبق سیکھنے والی ہرمن پریت کور نے خواب دیکھنا کبھی نہیں چھوڑا اور ہندوستان کو پہلا ویمنز ورلڈ کپ خطاب دلانے کے بعد وہ خود کو خوش قسمت مانتی ہیں۔ نوی ممبئی میں اتوار کو کھیلے گئے ویمنز ون ڈے ورلڈ کپ کے فائنل میں ہندوستان کو ۵۲ رنوں سے جیت دلانے میں اہم کردار ادا کرنے والی ٹیم انڈیا کی کپتان ہرمن پریت کور نے نوجوانوں کو مشورہ دیا کہ ''خواب دیکھنا کبھی بند مت کرو۔ آپ کبھی نہیں جانتے کہ آپ کی قسمت آپ کو کہاں لے جائے گی۔'' ہرمن پریت کور نے ہندوستانی کرکٹ بورڈ (بی سی سی آئی) کی طرف سے جاری کئے گئے ویڈیو میں کہا ''جب سے میں نے بچپن میں اپنی پسند اور ناپسند کا اندازہ لگانا شروع کیا ہے، تب سے میرے ہاتھ میں ہمیشہ کرکٹ کا بیٹ رہتا ہے۔ مجھے آج بھی یاد ہے کہ ہم اپنے والد کے کٹ بیگ سے ایک بلا لے کر کھیلا کرتے تھے۔ وہ بلا بہت بڑا تھا۔'' انہوں نےمزید کہا ''ایک دن میرے والد نے میرے لئے اپنا ایک پرانا بلا کاٹ کر چھوٹا کر دیا۔ ہم اس سے کھیلا کرتے تھے۔ جب بھی ہم ٹی وی پر میچ دیکھتے تھے، ہندوستان کو کھیلتے ہوئے دیکھتے تھے یا ورلڈ کپ دیکھتے تھے، تو میں سوچتی تھی کہ مجھے بھی ایسے ہی موقع کی ضرورت ہے۔ اس وقت مجھے ویمنز کرکٹ کے بارے میں پتہ بھی نہیں تھا۔'' بچپن سے شروع ہوا یہ سفر ورلڈ کپ ٹرافی اٹھانے تک پہنچا لیکن اس دوران انہیں سخت جدوجہد اور دل توڑنے والی ہار کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ ہرمن پریت نے کہا ''میں خواب دیکھ رہی تھی کہ میں یہ نیلی جرسی کب پہنوں گی۔ یہ میرے لئے بہت معنی رکھتا ہے۔ ایک نوجوان لڑکی جو ویمنز کرکٹ کے بارے میں نہیں جانتی تھی، لیکن پھر بھی ایک دن اپنے ملک میں تبدیلی لانے کا خواب دیکھ رہی تھی۔''

ہندوستانی خواتین ٹیم سے ٹرافی واپس لے لی جائے گی، آخر اس کی وجہ کیا ہے؟

نئی دہلی (ایم این این): ہندوستانی خواتین کرکٹ ٹیم نے اتوار کو فائنل میں جنوبی افریقہ کو شکست دے کر پہلی بار ون ڈے ورلڈ کپ کا خطاب جیتا۔ ہرمن پریت کور کی کپتانی میں ٹیم انڈیا نے جنوبی افریقہ کو ۵۲ رنوں سے شکست دی۔ اس شاندار فتح کے بعد ہندوستانی کھلاڑیوں کی ٹرافی کے ساتھ جشن مناتے ہوئے کئی تصاویر سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی ہیں لیکن آپ یہ جان کر حیران ہو جائیں گے کہ ہندوستانی ٹیم سے یہ ٹرافی واپس لے لی جائے گی۔ ایسا آئی سی سی کے ایک خاص اصول کے تحت کیا جائے گا۔ واضح رہے کہ آئی سی سی نے تقریباً ۶۲ سال قبل ایک ضابطہ مرتب کیا تھا جس کے تحت جیتنے والی ٹیم کو ٹرافی صرف فوٹو شوٹ اور وکٹری (فتح) پریڈ کے لئے دی جاتی ہے۔ اس کے بعد ٹرافی کو واپس لے کر آئی سی سی کے دبئی واقع ہیڈ کوارٹر میں رکھ دیا جاتا ہے۔ جیتنے والی ٹیم کو بعد میں اس کی ایک نقلی ٹرافی دی جاتی ہے جو بالکل اصلی جیسی ہوتی ہے۔ اس ضابطے کا مقصد ٹرافی کو چوری یا نقصان سے بچانا ہے۔ خواتین ورلڈ کپ ۲۰۲۵ء کی ٹرافی کا وزن تقریباً ۱۱ کلوگرام ہے اور اس کی اونچائی تقریباً ۶۰ سینٹی میٹر ہے۔ یہ سونے اور چاندی سے بنائی گئی ہے۔ ٹرافی کے ۳ چاندی کے کالم اسٹمپ اور بیلز کی شکل کے ہیں جبکہ اس کا اوپری حصہ گولڈ گلوب ہے۔ اس پر اب تک کی تمام فاتح ٹیموں کے نام کندہ ہیں۔ اس بار ہندوستان کا نام پہلی بار اس ٹرافی میں شامل ہوا ہے۔ اب تک کھیلے گئے ۱۳ خواتین ورلڈ کپ ٹورنامنٹس میں آسٹریلیا نے ۷ بار، انگلینڈ نے ۴ بار نیز نیوزی لینڈ اور انڈیا نے ۱-۱ بار ٹائٹل جیتا ہے۔ غور طلب ہے کہ نوی ممبئی کے ڈی وائی پاٹل اسٹیڈیم میں کھیلے گئے فائنل میچ میں ہندوستان نے پہلے بلے بازی کرتے ہوئے ۲۹۸ رن بنائے تھے۔ جواب میں جنوبی افریقہ کی ٹیم ۲۴۶ رن ہی بنا سکی۔ ہندوستان کی جانب سے شیفالی ورما نے ۸۷ رن کی شاندار اننگز کھیلی اور دو وکٹیں حاصل کیں، جس کے لئے انہیں پلیئر آف دی میچ قرار دیا گیا۔ دیپتی شرما نے بھی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ۵۸ رن بنائے اور ۵ کھلاڑیوں کو آوٹ کیا تھا۔ اس شاندار کامیابی کے بعد سے ہندوستان میں جشن کا ماحول ہے جبکہ بی سی سی آئی کے ساتھ ساتھ آئی سی سی نے بھی ہندوستانی خواتین ٹیم کو کروڑوں روپے انعام دینے کا اعلان کیا ہے۔

روہت اور کوہلی کا جنوبی افریقہ اے کے خلاف انڈیا اے کے لیے کھیلنے کا امکان نہیں

نئی دہلی (ایم این این): روہت شرما اور وراٹ کوہلی کے جنوبی افریقہ اے کے خلاف آئندہ ۳ میچوں کی محدود اووروں کی سیریز میں کھیلنے کا امکان نہیں ہے۔ انڈیا اے ٹیم ۱۳، ۱۶ اور ۱۹ نومبر ۲۰۲۵ء کو راجکوٹ میں ۳ ون ڈے میچز - تمام ڈے/نائٹ میچز کھیلے گی، لیکن یہ دونوں سینئر کرکٹرز، جو بین الاقوامی کرکٹ میں صرف ون ڈے کھیلنے والے ان دونوں بلے بازوں کو شامل کئے جانے کا امکان نہیں ہے۔ بورڈ آف کنٹرول فار کرکٹ ان انڈیا (بی سی سی آئی) کی جانب سے ایک یا دو دن میں انڈیا اے اسکواڈ کا اعلان متوقع ہے لیکن معلوم ہوا ہے کہ سلیکٹرز کے پاس ان تینوں میچوں کے لیے مخصوص پلان ہیں اور ان دو تجربہ کار کھلاڑیوں کو ان میچوں کے لیے ٹیم میں شامل کیے جانے کا امکان نہیں ہے۔ روہت اور وراٹ، جنہوں نے تمام فارمیٹس میں ہندوستان کی قیادت کی، حال ہی میں آسٹریلیا میں تین ون ڈے کھیلے اور دونوں نے متاثر کن کارکردگی کا مظاہرہ کیا - روہت مین آف دی سیریز قرار پائے لیکن انہیں فارم میں آنے کے لیے دو یا تین میچوں کی ضرورت ہے۔ پہلے میچ میں ناکامی کے بعد روہت نے ۷۳ رن اور ناٹ آوٹ ۱۲۱ رنز بنا کر مین آف دی سیریز کا ایوارڈ حاصل کیا، جب کہ وراٹ نے پہلے دو میچوں میں صفر پر آوٹ ہونے کے بعد تیسرے میچ (ناٹ آوٹ ۷۴ رن) میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اگر آسٹریلیا میں یہ جوڑی اتنی متاثر کن نہ ہوتی تو صورتحال مختلف ہو سکتی تھی۔ انڈیا اے اس وقت بنگلورو میں سی او ای میں جنوبی افریقہ اے کے خلاف دو میچوں کی ریڈ بال سیریز کھیل رہا ہے۔ رشبھ پنت کی قیادت میں انڈیا اے نے پہلا چار روزہ میچ جیتا، جو ۲ نومبر کو ختم ہوا۔ دوسرا میچ جمعرات (۶ نومبر) سے شروع ہوگا۔ ٹیمبا باوما کی ٹیم کے خلاف دو ٹیسٹ میچوں کی سیریز کے لیے ٹیم کا اعلان کرنے کے لیے ہندوستانی سلیکٹر جلد ہی ملاقات کریں گے اور اسی میٹنگ میں انڈیا اے ٹیم کا بھی انتخاب کیا جا سکتا ہے۔ ٹیسٹ ٹیم کے حوالے سے، حال ہی میں ویسٹ انڈیز کے خلاف کھیلی گئی ٹیم میں کسی تبدیلی کا امکان نہیں ہے، سوائے این جگدیسن کی جگہ رشبھ پنت کی متوقع شمولیت کے۔

5 ممالک میں عمران ہاشمی اور یامی گوتم کی ''حق'' کو کسی تبدیلی کے بغیر سینسر بورڈ کا سرٹیفکیٹ

نئی دہلی (ایم این این): عمران ہاشمی اور یامی گوتم کی فلم ''حق'' نے ۷ نومبر ۲۰۲۵ کو ریلیز ہونے سے پہلے ہی ایک اہم سنگ میل حاصل کر لیا ہے۔ اپنے حقوق کے لیے ایک ہندوستانی خاتون کی لڑائی کی کہانی کو نہ صرف ہندوستان بلکہ دیگر ۴ ممالک میں صفر کٹ اور یو اے سرٹیفکیٹ کے ساتھ کلیئر کیا گیا ہے۔ باویجا اسٹوڈیوز، ڈی جے فلوک پروڈکشن اور انسومنیا فلمز کے ذریعہ پروڈیوس کردہ فلم ''حق'' میں یامی گوتم نے شازیہ بانو اور عمران ہاشمی وکیل عباس کے کردار میں مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ جنگلی پکچرز کی آنے والی فلم کو ہندوستان میں سینٹرل بورڈ آف فلم سرٹیفکیشن کے ساتھ ساتھ متحدہ عرب امارات، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور برطانیہ میں سینسر نے صفر کٹوتی کے ساتھ کلیئر کر دیا ہے۔

محسن خان کی تباہ کن گیند بازی، کرناٹک نے کیرالا کو اننگز سے ہرا دیا

نئی دہلی (ایم این این): محسن خان نے ۳۲.۳ اوور میں ۹۲ رنز دے کر ۶ وکٹ لے کر کرناٹک کو کیرالا کے خلاف اننگز اور ۱۶۴ رنز سے شاندار فتح دلائی۔ کیرالا نے دن کا آغاز ۱۰ رن پر کیا لیکن وقفے وقفے سے وکٹیں گنوائیں، اوپنر کرشنا پرساد کا سب سے زیادہ اسکور ۳۳ رن تھا۔ صرف اپنا تیسرا فرسٹ کلاس میچ کھیلتے ہوئے، ۲۲ سالہ آف اسپنر محسن نے اپنے پہلے ہی میچ میں پانچ وکٹیں لے کر کرناٹک کی فتح کو یقینی بنایا۔ احمد آباد میں ایک انتہائی سخت مقابلے میں ہریانہ نے میزبان گجرات کو چار وکٹوں سے شکست دے کر مسلسل تیسری جیت درج کی۔ پہلے دن کھیل نہ ہونے کے باوجود میچ کافی سنسنی خیز رہا اور ہریانہ نے برتری حاصل کی۔ گجرات نے دن کا آغاز آٹھ وکٹ پر ۱۱۳ رنز سے کیا اور وہ صرف ۱۳۷ رنز ہی بنا سکا، نشانت سندھو نے ۴ وکٹ لیے۔ جیت کے لیے ۲۶ رنز کی ضرورت تھی، ایک مرحلہ پر ہریانہ کا وکٹ بہت جلد گر گئے۔ پارتھ واٹس اور یشوردھن دلال نے اپنی ٹیم کے لیے فتح حاصل کی۔ راجستھان نے پہلی اننگز میں برتری حاصل کرنے کے بعد، ممبئی نے بھی اپنی دوسری اننگز میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا، لیکن میچ ڈرا پر ختم ہوا۔ یشسوی جیسوال کی ۱۵۶ رن کی اننگز نے ممبئی کو ڈرا کرا دیا جبکہ مشیر خان نے ۶۳ رنز بنائے۔ ممبئی نے دوسری اننگز میں ۳ وکٹوں پر ۲۶۹ رنز بنائے جس کے بعد کھلاڑیوں نے ہاتھ ملایا اور میچ ڈرا پر ختم ہو گیا۔

آئی سی سی ویمنز ورلڈ کپ ٹیم کا اعلان، ہندوستان کی 3 کھلاڑی شامل

نئی دہلی (ایم این این): انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) نے ویمنز کرکٹ ورلڈ کپ ٹیم آف دی ٹورنامنٹ کا اعلان کر دیا ہے۔ آئی سی سی کے مطابق ٹیم آف دی ٹورنامنٹ کی کپتان جنوبی افریقہ کی لارا وولوارٹ کو مقرر کیا گیا ہے۔ حال ہی میں ختم ہونے والے ٹورنامنٹ میں شاندار کارکردگی کے بعد ہندوستان کے ۳ اسٹار کھلاڑی اسمرتی مندھانا، جمائمہ روڈریگز اور دیپتی شرما کو شامل کیا گیا ہے۔ پاکستان کی سدرہ نواز ٹیم آف دی ٹورنامنٹ کی وکٹ کیپر ہیں جبکہ انگلینڈ کی نیٹ سیور برنٹ کو ۱۲واں کھلاڑی منتخب کیا گیا ہے۔ مندھانا، جمائمہ اور دیپتی فاتح ہندوستانی ٹیم کا حصہ تھیں۔ دیپتی ٹورنامنٹ میں سب سے زیادہ وکٹ لینے والی کھلاڑی بن کر ابھریں، جنہوں نے فائنل میں ۳۹ رن پر ۵ وکٹیں لے کر مجموعی ۲۲ وکٹیں حاصل کیں۔ ۱۲ رکنی ٹیم کی کپتانی جنوبی افریقہ کی لارا وولوارٹ کر رہی ہیں اور اس میں ان کی ساتھی ماریزان کیپ اور نادین ڈی کلرک بھی شامل ہیں۔ آسٹریلیا کی نمائندگی ایشلے گارڈنر، اینابیل سدرلینڈ اور الانا کنگ کر رہی ہیں جبکہ انگلینڈ کی نیٹ سیور برنٹ اور سوفی ایکلسٹون کے ساتھ پاکستان کی سدرہ نواز نے اسکواڈ کو مکمل کیا۔ سلیکشن پینل میں تبصرہ نگار ایان بشپ، میل جونز اور ایشا گوہا، آئی سی سی کے جنرل مینیجر گورو سکسینہ اور صحافی ایسٹیل واسودیون شامل تھے۔ ٹیم آف دی ٹورنامنٹ میں چیمپئن ہندوستان، رنر اپ جنوبی افریقہ اور سیمی فائنلسٹ آسٹریلیا کی ۳-۳ کھلاڑی شامل ہیں۔ پاکستان اور انگلینڈ کی ٹیموں کی ایک ایک کھلاڑی ٹیم آف دی ٹورنامنٹ کا حصہ ہے۔ آئی سی سی ویمنز کرکٹ ورلڈ کپ ۲۰۲۵ء کا فائنل ٹورنامنٹ اسکواڈ درج ذیل ہے:

اسمرتی مندھانا، لارا وولوارٹ (کپتان)، جمائمہ روڈریگز، ماریزان کیپ، ایشلے گارڈنر، دیپتی شرما، اینابیل سدرلینڈ، نادین ڈی کلارک، الانا کنگ، سدرہ نواز (وکٹ کیپر) سوفی ایکلیسٹن، ۱۲ویں کھلاڑی: نیٹ شیور برنٹ۔

بیرون ملک مادھوری دکشت کے خلاف ہائے ہائے کے نعرے لگے

نئی دہلی (ایم این این): اداکارہ مادھوری دکشت کے ٹورنٹو میں حالیہ لائیو شو کو آن لائن تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ بہت سے سوشل میڈیا صارفین نے دعویٰ کیا ہے کہ شو کو ایک کنسرٹ کے طور پر پروموٹ کیا گیا تھا، لیکن یہ ایک ٹاک سیشن نکلا، جس سے بہت سے لوگوں کو فریب دہی کا احساس ہوا۔ سوشل میڈیا مادھوری کے خلاف ہو گیا۔ کچھ نے اسے اب تک کا بدترین واقعہ بھی قرار دیا، جب کہ کچھ نے سوال کیا کہ مادھوری اتنی دیر سے کیوں پہنچیں۔ مادھوری نے ۲ نومبر ۲۰۲۵ء کو ٹورنٹو میں گریٹ کینیڈین کیسینو ریزورٹ میں دل سے۔۔۔ مادھوری کے نام سے ایک شو میں شرکت کی۔ شو کی تشہیر کرنے والی ایک انسٹاگرام پوسٹ میں ایک کیپشن شامل تھا، ''ٹورنٹو، کیا آپ تیار ہیں؟ بالی ووڈ کی سدا بہار مادھوری دکشت - اسٹیج کو آگ لگانے کے لیے لائیو آ رہی ہیں! ان کے جادو، ان کی چالوں اور ان کے دلکشی کا تجربہ کریں - ایک ہی رات میں۔'' مادھوری دکشت کے ایونٹ کے پوسٹر پر لکھا تھا ''ٹورنٹو دھک دھک میں بدل گیا۔''

ریباکینا کی سواتیک کو شکست دے کر سیمی فائنل میں رسائی

نئی دہلی (ایم این این): قزاخستان کی چھٹی سیڈیڈ ایلینا ریباکینا نے ریاض میں ویمنز ٹینس اسوسی ایشن کے فائنلز کے گروپ مرحلے میں دوسری سیڈیڈ ایگا سواتیک کو شکست دے کر شاندار واپسی کی۔ انہوں نے ان کی لگاتار دوسری فتح درج کی اور ایک میچ باقی رہتے سیمی فائنل میں جگہ بنالی۔ سواتیک کو اس سیزن میں اپنی حریف پر غلبہ حاصل تھا، انہوں نے پچھلے چاروں میچوں میں جیت درج کی تھیں۔ ریباکینا کی سروس کو ابتدائی طور پر توڑنے اور پہلا سیٹ ۳-۶ سے جیتنے کے بعد ایسا لگتا تھا کہ وہ اس رجحان کو جاری رکھیں گی۔ تاہم، دوسرے سیٹ میں رفتار بدل گئی کیونکہ ریباکینا نے اپنا لیول بڑھایا، جس سے ان کی سرو اور بیس لائن جارحیت دونوں میں بہتری آئی، جب کہ سواتیک کے فارم میں کمی آئی، جس کی وجہ سے غیر ضروری غلطیوں میں اضافہ ہوا۔ قزاخستان کے کھلاڑی نے دو بار سروس توڑ کر سیٹ ۱-۶ سے جیت لیا۔ فیصلہ کن سیٹ میں، ریباکینا نے مکمل کنٹرول حاصل کر لیا، لگاتار چھ گیمز جیت کر فائنل سیٹ ۰-۶ سے اپنے نام کر لیا اور عالمی نمبر دو کے خلاف اپنی شکست کا سلسلہ ختم کر دیا۔ ریباکینا نے اس کے بعد کہا کہ ''مجھے لگتا ہے کہ انہوں نے میچ کا آغاز بہت اچھا کیا، اور میں تھوڑی سست تھی، اس لیے انہوں نے میری سرو کو توڑ دیا۔ پیچھے رہنا مشکل تھا، لیکن میں نے دوسرے سیٹ میں اپنی پوری طاقت کے ساتھ کھیلا۔ میری سرو میں بہتری آئی اور مجھے خوشی ہے۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,